سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 14- ستمبر 2017

(یوم الخمیس، 22- ذوالحج 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 4

253

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

255

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعرات،14۔ ستمبر 2017

(یوم الخمیس،22۔ ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠

سورۃ الشّمس آیات 1 تا 10

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی(1) اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے(2) اور دن کی جب اُسے چمکا دے(3) اور رات کی جب اُسے چھپا لے(4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا(5) اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا(6) اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضاء) کو برابر کیا (7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی(8) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا(9) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا(10)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خاک سورج سے اندھیروں کا ازالہ ہوگا
آپ آئیں تو میرے گھر میں اجالا ہوگا
عشق سرکار کی اک شمع جلا لو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اُجالا ہوگا
حشر میں ہوگا وہ سرکار کے جھنڈے کے تلے
میرے سرکار کا جو چاہنے والا ہوگا
جب بھی مانگو تو وسیلے کے نبیؐ کے مانگو
اس وسیلے سے کرم اور دوبالا ہوگا

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات تحفظ ماحول اور بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد آپ کو ضرور ٹائم دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بڑی اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے حکومت کو یہ پیغام دینا چاہتا تھا کہ ایک بھی منسٹر یہاں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ تشریف رکھتی ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ ہماری بہن ہیں جو واقعی بیٹھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ seriousness کا حال دیکھ لیں۔ اگر ایسے ہی ایوان چلانا ہے تو بس چلتا رہے۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔ پہلا سوال نمبر 8483 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے، اگر آ گئے تو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8593 محترمہ نگہت شیخ کا ہے لیکن منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں بلکہ mover بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ اس پر کوئی Ruling ہی دے دیں۔ منسٹر صاحب نہیں ہیں تو کم از کم پارلیمانی سیکرٹری کو تو آنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے یہ سوموار تک کے لئے pending کر دیا ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! منسٹر صاحب out of country ہیں جبکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے آنا تھا لیکن کسی ایمرجنسی کی وجہ سے نہیں آ سکے۔ آپ یہ سوموار تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، محکمہ بہبود آبادی سے متعلقہ تمام سوالات سوموار کو take up ہوں گے۔ اگلا سوال نمبر 8587 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے آنے تک pending کیا جاتا ہے، اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو یہ سوال take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8871 میاں طارق محمود کا ہے جو بہبود آبادی سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ تحسین فواد کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8694 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین اور ماحولیاتی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8694: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع روالپنڈی محکمہ تحفظ ماحول میں فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کو کون کون سا ایریا دیا گیا ہے؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں اس وقت ماحولیاتی آلودگی کا لیول کتنا ہے؟

(ج) محکمہ نے پچھلے دو سالوں کے دوران راولپنڈی میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں اور ان اقدامات سے کتنے فیصد آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے؟

(د) کیا پلاسٹک کے شاپنگ بیگ آلودگی کا باعث نہیں بنتے اگر بنتے ہیں تو ان کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ادارہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر راولپنڈی میں فضائی آلودگی و دیگر ماحولیاتی تحفظ کے کاموں کے لئے دو انسپکٹر کام کر رہے ہیں اور ایک فیلڈ اسسٹنٹ جس کے پاس انسپکٹر کا اضافی چارج ہے بھی کام کر رہا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

1. عبدالسلام (بی ایس-13) ایریا: راول ٹاؤن، تحصیل گجر خان، تحصیل کہوٹہ اور تحصیل کلر سیداں
2. مقبول حسین بی ایس-13 ایریا: پوٹھوار ٹاؤن، تحصیل ٹیکسلا اور تحصیل کوٹلی ستیاں
3. انعام الحق انسپکٹر / فیلڈ اسسٹنٹ (بی ایس-6) ایریا: راولپنڈی کینٹ، چکلالہ کینٹ اور تحصیل مری۔

(ب) ماحولیاتی آلودگی کی پیمائش کے لئے محکمہ ہذا کی ریجنل لیبارٹری راولپنڈی restructuring کی جا رہی ہے۔ آلات کی maintenance کرائی جا رہی ہے اور نئے کیمیکلز خریدے جا رہے ہیں جو نہی لیب فنکشنل ہوگی تو ماحولیاتی آلودگی کی پیمائش شروع کر دی جائے گی۔

(ج) ادارہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر راولپنڈی نے پچھلے دو سالوں میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

i. 2760 گاڑیوں کو سٹی ٹریفک پولیس کے تعاون سے ماحولیاتی معیار برائے دھواں اور شور کے مطابق چیک کیا گیا جن میں سے 670 گاڑیوں کو ماحولیاتی معیار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا گیا۔ ان کو اس خلاف ورزی پر -/2,35,850 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

ii. گرد و غبار اور شور پھیلانے والے 31 عدد ماربل کٹرز کے خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ کے ایکٹ 1997 کے تحت قانونی کارروائی کی گئی۔ سات یونٹوں کے کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ راولپنڈی کی عدالت میں دائر کئے گئے جہاں یہ زیر سماعت ہیں۔

iii. گردوغبار اور شور پھیلانے والے 53عدد دستون کرشر زیونٹ واقع تحصیل ٹیکسلا کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی جو کہ ابھی جاری ہے، مزید برآں 32عدد Limestone Mining Lease Holders واقع مارگلہ ہلز ٹیکسلا کیخلاف غیر قانونی Mining/Crushing سرگرمیاں شروع کرنے پر ان کے خلاف مذکورہ ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

(د) پلاسٹک کے شاپر بیگ سے ماحول پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اس لئے محکمہ تحفظ ماحول نے پلاسٹک بیگ کے بارے میں قانون سازی کر رکھی ہے جس کے تحت کالا شاپر بیگ بنانے اور سیل کرنے پر پابندی ہے جبکہ دیگر شاپر بیگ پندرہ مائیکرون سے کم موٹائی پر بنانے پر بھی پابندی ہے لہٰذا محکمہ نے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر 103 کیسز اس بابت انوائرمنٹل مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کئے ہیں۔ جس میں سے 62 کے خلاف فیصلہ سنا دیا گیا ہے اور 2,85,000روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ جبکہ 41 کیسز زیر سماعت ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع راولپنڈی محکمہ تحفظ ماحول میں فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں جس کا جواب آیا ہے کہ دو انسپکٹر کام کر رہے ہیں تو کیا پورے ضلع رالپنڈی کے لئے دو انسپکٹر کافی ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! راولپنڈی میں ہماری ایک lab ہے جو state of the art بن رہی ہے جو کہ testing lab ہو گی۔ چونکہ وہ lab testing ابھی مکمل نہیں ہوئی اسی لئے فی الحال ہمارے پاس دو انسپکٹر ہیں۔ جب وہ lab مکمل طور پر کام کرنے لگ جائے گی تو پھر lab testing کرے گی۔ پہلے ہمارے پاس صرف ایک air pointer تھا لیکن اب ہمارے پاس پانچ air pointers آ گئے ہیں۔ یہ air pointers ہوا کی آلودگی کا 100 فیصد بتاتے ہیں کہ کتنی آلودگی ہے؟ یہ چونکہ air pointers ابھی آئے ہیں تو جب ہم راولپنڈی میں رکھیں گے تب ہمیں معلوم ہو گا کہ وہاں ہوا میں کتنی pollution ہے۔

Then we can ascertain measures of pollution

جناب سپیکر: آپ اس پر کوئی ٹائم دے سکتی ہیں کہ کتنے عرصے میں آپ کی یہ lab مکمل ہو جائے گی؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ہم بہت جلد اسے مکمل کریں گے کیونکہ ہمارے air pointers پہنچ چکے ہیں۔ اب ہم نے air pointers کو install کرنا ہے جو کہ moveable ہیں۔ جس جگہ ہم یہ سمجھیں گے کہ آلودگی زیادہ ہے تو air pointers اس شہر میں بھیج دیں گے اور اگر ہمیں محسوس ہوا کہ راولپنڈی میں آلودگی کم ہے تو پھر وہاں نہیں بھیجیں گے۔ جس شہر میں محسوس ہو گا کہ زیادہ آلودگی ہے وہاں air pointers ہم بھیجیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں پوچھا ہے کہ کیا پلاسٹک کے شاپنگ بیگ آلودگی کے باعث نہیں بنتے، اگر بنتے ہیں تو ان کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ کالے شاپنگ بیگ بند ہو گئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ کالے شاپنگ بیگ مل رہے ہیں۔ ہماری نہیں بلکہ پوری قوم کی یہ خواہش ہے کہ پلاسٹک بیگ کو بند کیا جائے۔ آپ کو پتا ہے کہ پہلے پلاسٹک کے شاپنگ بیگ نہیں ہوتے تھے اور ہم جب شاپنگ کرنے جاتے تھے تب ٹوکریاں یا کاغذ کے لفافے ہوتے تھے۔ اب یہ پلاسٹک کے شاپنگ بیگ نہ صرف گندگی کا بلکہ بیماریوں کا بھی باعث بن رہے ہیں۔ یہ بیگ نہ تو پگھلتے ہیں اور نہ ہی جلتے ہیں۔

جناب سپیکر: جلنے میں دیر نہیں لگتی۔ یہ پلاسٹک شاپنگ بیگ بہت جلد جل جاتے ہیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! یہ آلودگی اور انسانی صحت کے لئے بہت نقصان دہ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ بات صحیح ہے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ پلاسٹک بیگ کی بات کر رہے ہیں تو اس کے بنانے والے manufacturers چھوٹے چھوٹے ہیں جن کی یونین اور صدر کو بلایا ہے، ہم نے ان سے یہی کہا ہے کہ آپ پہلے فیز میں کالے شاپر بالکل بند کریں، انتہائی پتلے شاپر جو پچاس مائیکرون کے ہوتے ہیں وہ بھی بند کریں اور اگر فی الحال کوئی بیگ بنا رہے ہیں تو وہ change کریں تاکہ وہ ختم ہو

جائیں۔اس کے علاوہ اُن سے یہ بھی کہا کہ کوئی ایسا کیمیکل اس میں ڈالیں تا کہ تھوڑے عرصے کے بعد یہ disintegrate کر جائیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ وہ بھی سوچ سمجھ کر کرنا ہو گا کیونکہ ان کو disintegrate کرنے کے لئے کیمیکل ڈالیں گے تو وہ بھی انسانی صحت کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ ہماری یہی کوشش ہے کہ بیگ موٹے بنیں اور لوگ خریدیں۔ یورپ میں بھی یہی ہوتا ہے کہ ایک طرف کاغذ کا یا کپڑے کا بیگ اور ایک طرف موٹا بیگ رکھتے ہیں۔ جو لوگ موٹا بیگ دو چار روپے میں خریدتے ہیں وہ اسے آسانی سے نہیں پھینکتے کیونکہ اُن کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ اس کو ہم استعمال کریں۔ جو شاپر بیگ بہت باریک ہوتا ہے اُس کو ہم لیتے ہیں تو فوری پھینک دیتے ہیں جس سے زیادہ آلودگی پھیلتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس پر یہی کہوں گی کہ ان manufacturers کے 103 کیسز Environment Court میں ہیں جن کو fine بھی ہو چکے ہیں اور مزید fining بھی ہو گی۔ ہم نے کچھ فیکٹریاں بند بھی کروائی ہیں اور جو ہمارے ساتھ تعاون نہیں کریں گے یا violators ہوں گے ان کی فیکٹریاں بھی بند کروائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8983 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لیکن اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8798 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9133 جناب محمد ثاقب خورشید کا بہبود آبادی سے متعلقہ ہے لہذا اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8864 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال محکمہ تحفظ ماحول میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے افسران و ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8864: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کے جو ملازمین اس وقت ضلعی حکومت ساہیوال میں ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ گریڈ بھرتی کی تاریخ اور وہ کب سے ڈیپوٹیشن پر ہیں اور وہ کس قانون کے تحت ڈیپوٹیشن پر بھیجے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک ملازم حکومت کی ڈیپوٹیشن پالیسی کے مطابق زیادہ سے زیادہ تین سال تک ڈیپوٹیشن پر تعینات کیا جاسکتا ہے اگر ہاں تو کتنے ملازم ایسے ہیں جو کہ عرصہ تین سال سے زائد اس محکمہ سے دوسرے محکمہ جات میں ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ تحفظ ماحول ان کو مستقل طور پر ان کے ڈیپوٹیشن والے محکمہ میں آرڈر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے مکمل ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا کوئی ملازم ڈیپوٹیشن پر ضلعی حکومت میں کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا اس وقت کوئی ملازم عرصہ تین سال سے ڈیپوٹیشن پر کہیں کام نہیں کر رہا ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا اس وقت کوئی ملازم ڈیپوٹیشن پر کام نہیں کر رہا ہے۔لہذا کوئی آرڈر کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چونکہ ڈیپوٹیشن کا کوئی کام ہو ہی نہیں رہا اس لئے میں جواب سے مطمئن ہوں اور کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کو مبارک ہو۔(قہقہہ)

اگلا سوال نمبر 9245 جناب ثاقب خورشید کا ہے لہٰذا اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ میں جو سوالات سوموار تک کے دن کے لئے pending کر رہا ہوں ان کے جوابات positively آنے چاہئیں۔ مہربانی کر کے متعلقہ سیکرٹری صاحب کو بھی بتا دیں۔ منسٹر صاحب چونکہ ملک سے باہر ہیں اس لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو پابند کریں۔ ارشد ملک صاحب کا ایک سوال اور بھی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8865 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر و ملازمین پر خرچ ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8865: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں نیز یہ دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس ضلع میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کی وجوہات کیا ہیں کس کس جگہ فضائی آلودگی اور آبی آلودگی مقررہ لیول سے زیادہ ہے اس کے خاتمہ کے لئے 15-2014 اور 16-2015 سے آج تک کتنی رقم فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کے لئے خرچ ہوئی ہے علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ نے کتنا جرمانہ اور سزائیں جنوری 16-2015 سے آج تک کن کن افراد / فیکٹری / ادارہ جات کو دی گئی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع ساہیوال میں SPM کا لیول کیا ہے کس شہر یا علاقہ میں تحفظ ماحول کے معیار سے زیادہ SPM لیول ہے؟

(ہ) حکومت اس ضلع سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک ہی دفتر ہے جو حمید اللہ کالونی، نور شاہ روڈ پر واقع ہے اور اس میں 13 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال چونکہ ایک زرعی علاقہ ہے اس میں صنعتیں / کارخانہ جات دیگر اضلاع کی نسبت کم ہیں۔ البتہ جو کارخانہ جات / فیکٹریاں فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ شہری علاقوں میں فضائی / آبی آلودگی دیہاتی علاقوں کی نسبت زیادہ ہے جس کی وجہ بڑھتی ہوئی ٹریفک و دیگر عوامل ہیں۔ ضلع ساہیوال میں محکمہ کا کوئی پراجیکٹ نہ ہے اور نہ اس کے لئے رقم خرچ ہوئی ہے

(ج) ضلع ساہیوال میں فضائی / آبی آلودگی کا سبب بننے والی رائس ملز / ماربل یونٹس / بھٹہ خشت کو پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کی طرف سے /-4,78000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا، تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) محکمہ کے ایک سروے کے مطابق آلودگی والی گیس وغیرہ کا معیار پنجاب انوائرنمنٹل کوالٹی سٹینڈرڈ کی حدود کے اندر ہے۔ البتہ particulate matters کا معیار زیادہ ہے جس کی وجہ بڑھتی ہوئی ٹریفک و دیگر عوامل ہیں۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ہ) ضلع ساہیوال جو کارخانہ جات فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ مزید فیکٹری مالکان / متعلقہ یونٹس کو فضائی / آبی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ان کے پاس 13 ملازمین ہیں جس کی تفصیل بھی دے دی گئی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اور خالی اسامیاں کتنی ہیں اور SNE کے مطابق وہاں پر جو کمی ہے اس کے متعلق بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ 13 سیٹیں ہیں اور اس میں دو سیٹوں کی کمی ہے کیونکہ دو انسپکٹروں کے cases court میں چل رہے ہیں۔ جب ان کے cases ختم ہو جائیں گے تو یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی پوری کوشش ہے کہ ہیومن ریسورس پورا ہو کیونکہ دنیا بھر میں

Environment climate change is on top of the map in the world, so, we are trying our best to fight this menace of air pollution and water pollution.

تو کوشش یہی ہو گی کہ ہیومن ریسورس اور ہمارے experts ہر وقت available ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ تو ڈیپارٹمنٹ کی مرضی ہے کہ جب چاہے وہ اس کمی کو پورا کر دے لیکن کرنا چاہئے تاکہ محکمہ کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر: جو بات انہوں نے کی ہے وہ آپ نے سنی نہیں ہے کہ دو سیٹیں خالی تھیں؟

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات سننے کے بعد ہی تو میں نے comment کیا ہے۔ اصل issue جز(ب) میں ہے کہ فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کے level کے سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ نے admit کیا ہے شہری علاقوں میں فضائی آبی آلودگی دیہاتی علاقوں میں نسبتاً زیادہ ہے اور انہوں نے خود admit کیا ہے۔ ضلع ساہیوال چونکہ ایک زرعی علاقہ ہے جہاں پر صنعتیں اور کارخانہ جات دیگر اضلاع کی نسبت کم ہیں البتہ جو کارخانہ جات اور فیکٹریاں فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ فضائی آلودگی چونکہ زیادہ ہے تو اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے اور یہ کارخانوں کی تعداد بتا دیں کہ ضلع ساہیوال میں کتنے کارخانے ہیں جو کہ فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں آلودگی کا سبب کارخانے ہیں، ملز ہیں اور چھوٹے چھوٹے کارخانے و brick kilns ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ جو gas emission کارخانے ہیں پہلے ہم ان کو نوٹس دے کر hearing کرتے ہیں، پھر ان

کو warn کرتے ہیں کہ اپنے کارخانوں میں devices لگائیں جس سے gas emissions اور carbon emissions ختم ہوں اور وہ اگر نہیں کرتے تو پھر ہم ان کے cases ٹربیونل کورٹ میں بھیج دیتے ہیں۔ جب ٹربیونل میں جاتے ہیں تو وہاں سے کسی کو بہت بھاری جرمانہ کر کے warning دیتے ہیں اور کئی کارخانوں کو وہ بند کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتی ہوں کہ اب حال ہی میں ہم نے brick kilns کے حوالے سے نیپال سے experts بلائے ہیں کیونکہ وہاں پر انہوں نے ایک ایسی ٹیکنالوجی بنائی ہے جہاں پر brick kilns کا دھواں 40 فیصد کم ہو جاتا ہے جبکہ بھٹوں کی کارکردگی زیادہ بڑھ جاتی ہے، خرچ بھی کم ہوتا ہے اور pollution بھی کم ہوتی ہے۔ کالے دھوئیں کی جگہ وہ سفید دھواں ہو گا اور pollution totally ختم نہیں ہو گی مگر ہم کسی حد تک ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے کارخانوں کو notices دیئے ہوئے ہیں اور بہت سارے کارخانوں میں devices بھی لگا لئے ہیں جن سے gas emissions کم ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی تھی کہ حکومت کو awareness ہے کہ ہم نے یہ سارا کرنا ہے۔ ہم صرف aware نہیں ہیں بلکہ ہم پوری کوشش میں ہیں کہ نئی ٹیکنالوجی لائیں اور ہم جو این او سی مزید دیں وہ with new technology, with less gas emissions کے مطابق ہوں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنے کارخانے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! صفحہ 5,6 اور 7 میں لسٹ دی گئی ہے جسے وہ خود بھی پڑھ سکتے ہیں کہ کتنے کارخانے ہیں the list is on the table with him مہربانی کر کے آپ تھوڑا سا اسے دیکھ لیجئے۔

جناب سپیکر: ارشد صاحب! انہوں نے لسٹ دی ہوئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وہ لسٹ پڑھ کر ہی آپ کو اور ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر بہت سارے کارخانے ہیں لیکن لسٹ میں کم ہیں جو کہ تین صفحات پر آئے ہیں کیونکہ وہاں پر کارخانوں کی کافی تعداد ہے لیکن محکمہ کی لسٹ کے مطابق کم ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو کارخانے نہیں چلانے بلکہ انہوں نے کارخانے چیک کرنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! واقعی صحیح بات ہے کہ میری بہن منسٹر صاحبہ نے تو نہیں چلانے لیکن ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ آپ دیکھیں کہ پوچھا گیا ہے کہ 15-2014 اور 16-2015 میں آج تک فضائی اور آبی آلودگی ختم کرنے کے لئے کتنی رقم خرچ ہوئی ہے تو انہوں نے straight away جواب دیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ کا کوئی پراجیکٹ نہ ہے اور نہ ہی اس کے لئے کوئی رقم خرچ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اتنے کارخانے ہیں اور اتنا کاروبار وہاں پر ہو رہا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ ساہیوال کے لوگوں کو انسان ہی نہیں سمجھتا، وہاں پر فضائی آلودگی کو یہ خود admit کر رہے ہیں کہ فضائی اور آبی آلودگی زیادہ ہے لیکن عملی طور پر کر کچھ بھی نہیں رہے؟ اگلے جز میں انہوں نے خود کہا ہے کہ چار لاکھ 78 ہزار روپے دو سالوں میں جرمانہ کیا ہے۔ وہ فیکٹریوں، بھٹوں اور کارخانے والے تو ہماری زندگیوں سے کھیل رہے ہیں لیکن انہیں صرف چار لاکھ 78 ہزار روپے جرمانہ کر کے ڈیپارٹمنٹ کیا ثابت کرنا چاہ رہا ہے؟ یہ کروڑوں روپے کی آمدن ڈیپارٹمنٹ کو ہو رہی ہے اور چار لاکھ 78 ہزار روپے حکومت کو دے کر انہیں این او سی دیا ہوا ہے کہ وہ جو مرضی pollution پھیلاتے رہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر کوئی کام کریں تو ہمیں بتائیں کیونکہ دو سالوں کے متعلق تو انہوں نے خود لکھ کر دیا ہے کہ محکمہ نے کچھ بھی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: محکمہ آپ لوگوں کو pollution سے محفوظ کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دو سالوں کے متعلق ڈیپارٹمنٹ نے لکھ کر دیا ہے کہ ایک penny خرچ نہیں ہوئی۔ میں آپ کی اجازت سے ایک اور بات add کر دوں کہ الحمدللہ آج ساہیوال میں coal fire project چل رہا ہے جس پر ہم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے ممنون ہیں۔ انہوں نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ لوگوں کی جو باتیں تھیں کہ کوئلہ نیچے آجائے گا اور کوئی کہہ رہا تھا کہ گھروں میں آجائے گا لیکن آج اللہ کا شکر ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس وقت بھی

on the floor of the houseایک بات ہوئی تھی کہ ہم اس کے لئے ان کو ایک پلانٹ لگا کر دیں گے۔ اگر آپ کو یاد ہو اور آپ اسمبلی سے ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ شفیق صاحب منسٹر صاحب تھے جن کی اس وقت ایوان میں statement تھی۔ آج تک ڈیپارٹمنٹ خود جواب دے گا کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کرنا۔ یہ بات بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ کی بات سنیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! آپ کے ضلع ساہیوال کے لوگ کارخانے لگاتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ آپ کی صحت کے اوپر بہت برا اثر ہوتا ہے تو آپ ہی کے بھائی اور برادری کارخانے لگاتی ہے ان کو خود خیال ہونا چاہئے۔ ہم ریگولیٹری باڈی ہیں ہم کارخانے نہیں لگاتے یا ہم ان کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اتنے کارخانے نہ لگائیں مگر sense as civilian they also have and responsibility to the country کہ یہ اپنی devices لگائیں اور gas emissions نہ کریں۔ اس کے باوجود ان کی gas emissions کا level اتنا زیادہ ابھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کئی اور شہروں میں emissions آپ سے بہت زیادہ ہیں اور وہاں کام ہو رہا ہے۔ آپ کے ضلع ساہیوال میں بھی آپ کو ہم ایک air pointer دے دیں گے جس سے آپ کی air monitoring ہو گی۔

جناب سپیکر! میرا آپ کے ساتھ یہ وعدہ ہے تاکہ آپ اس کی air کو یعنی suspended matters کو monitor کرتے رہیں۔ مگر آپ سب کا بھی اور سول سوسائٹی کا بھی، میں کہتی ہوں کہ سب پیسے بناتے کارخانوں کی طرح ہو گئے ہیں جو آج ہم پاکستان میں بھگت رہے ہیں ان کو چاہئے یہ پیسا تیزی کے ساتھ بناتے ہیں اور ٹیکنالوجی کو تبدیل کرنے کو یہ تیار نہیں ہوتے۔

They want to take the maximum out of their factories. They should not be doing that and we are going to clamp down on them through the Tribunals cases and we will also close down factories who are violators.

جناب سپیکر! یہ ہم کریں گے۔ پھر آپ لوگوں کا رونا ہوتا ہے ہائے ہمارے ساتھ کیا ہو گیا، ہم آپ کو وارننگ دیتے ہیں، سمجھاتے ہیں اس کے باوجود اگر آپ لوگ نہ کریں تو آپ کی بھی یہ ذمہ داری ہوتی ہے اور جو ہم این او سی دیتے ہیں اس کے باوجود بھی violations ہوتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ کی مہربانی یہ ہماری بہن ہیں انہوں نے on the floor of the house commit کیا ہے کہ ہم وہ دینے جا رہے ہیں ہمیں اُس بلا کا نام نہیں یاد شاید air controller دیں گے۔ انہوں نے دو سالوں میں 4 لاکھ 78 ہزار روپے فائن کیا ہے اُس کا معیار کیا ہے ہمارے گھروں کے باہر populated area ہے---

جناب سپیکر: جب کوئی جرم نہیں کرے گا تو جرمانہ کیسے کریں گے؟ آپ ایسے نہ کریں۔ جو جرم کرتا اُس کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پولٹری فارمز اور جو شیڈز ہیں populated areas میں لگ چکے ہیں آپ تجربہ رکھتے ہیں گھروں کے باہر populated area میں اُس کی گیس باہر جاتی ہے اور اس کی گرد و غبار پنکھے اُٹھا کر باہر بھیجتے ہیں ڈیپارٹمنٹ نے اُنہیں این او سی دیئے ہوئے ہیں۔ یہ recorded بات ہیں میں ساہیوال کی گزارش کر رہا ہوں میں specific بات کر رہا ہوں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ میں سیکرٹری صاحب سے ملا تھا اگر وہ آج ہوتے تو اُن سے پوچھتے میں خود سیکرٹری صاحب کو آفس میں جا کر بتا کر آیا ہوں کہ ایسے ہو رہا ہے۔ مہربانی کریں اب محکمے کے سروے کے مطابق انہوں نے environmental quality---

جناب سپیکر: یہ آپ کا آخری سوال ہے مجھے آگے چلنے دیں اب آپ صرف آخری ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تکمیل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ میرے حکم کی تکمیل نہ کریں آپ کی جو آپس میں بات ہوئی ہے---

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں جز (ہ) میں جواب دیا ہے ضلع ساہیوال جو کارخانہ جات فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے تو یہ بتا دیں کیا کارروائی کر رہے ہیں؟ مزید فیکٹری مالکان / متعلقہ یونٹس کو فضائی / آبی آلودگی کنٹرول کرنے

کے لئے مناسب اقدامات کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ سوال تین دفعہ ہو چکا ہے کیا اقدامات کر رہے ہیں میری آپ سے ادب سے submission ہے کہ یہ ساہیوال کی پبلک کی ضرورت کا سوال ہے ---

جناب سپیکر: آپ پر اتنی تو مہربانیاں ہو رہی ہیں آپ ابھی کچھ کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مہربانی کریں۔ اس سوال کو pending کر دیں مجھے معلوم آپ ناراض ہو جاتے ہیں آپ کو اچھا نہیں لگتا اگر میں اس کو کمیٹی میں بھیجنے کا کہوں گا۔

جناب سپیکر: ایسے pending نہیں کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں ڈیپارٹمنٹ کوئی اقدامات نہیں کر رہا یا پھر اقدامات کروا دیں۔ 4لاکھ 78ہزار جرمانہ ضرور کیا ہے کوئی کارخانے بند کئے ہیں، سیل کئے ہیں، بتا دیں کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! یہ Tribunals fine کرتے ہیں ہم نہیں کرتے اُن کی مرضی ہے وہ جتنا فائن کریں۔ جیسے کہتے ہیں فائن زیادہ ہو یا تھوڑا ہو فائن فائن ہوتا ہے اور جو سمجھ دار ہوتا ہے وہ تھوڑے کو بہت سمجھ کر اپنی چیز درست کر لیتا ہے میں وہ لفظ استعمال نہیں کرتی جس کو نہیں پرواہ ہوتی اُس کو آپ جتنا بھی فائن کریں وہ کرتے ہیں اُس کا ایک علاج ہوتا ہے کہ کارخانہ بند کر دیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: آپ کو منسٹر صاحبہ نے اچھے جواب دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ چیئر سے آرڈر کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا جواب آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کوئی کارروائی تو کروا دیں یہ تیسری دفعہ آبی آلودگی پر سوال ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ ان کا جو کوئی مسئلہ ہے اُن کو آپ حل کروا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! میں ان سے یہ کہتی ہوں یہ ہمارے بہت معزز ممبر اسمبلی ہیں ان کا کام ہے یہ ہمارے ساتھ علیحدہ میٹنگ کر لیں۔ ہم ان کی ہر جائز بات پر تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں اور اگر معزز ممبر کہتے ہیں تو ساہیوال کی کمیٹی کا ان کو چیئرپرسن بنا دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بہن منسٹر ہیں مجھے چیئرپرسن بننے کی کیا ضرورت ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس سوال پر تو ضمنی سوال ہو گئے ہیں اب آپ اسی محکمے کے متعلقہ سوال آگے آ رہے ہیں اُس پر ضمنی سوال کر لیں۔ جی، اگلا سوال نمبر 8906 جناب آصف محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8943 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8943: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم شہر کا SPM کا لیول کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ SPM Level اب Critical حد عبور کر چکا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو جہلم شہر میں فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیا جہلم شہر میں چلنے والی گاڑیوں و دیگر ٹریفک کی روانی کو کم کرنے کے لئے حکومت نے کوئی ٹارگٹس مقرر کر کے ضروری اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) جہلم شہر میں SPM لیول نہ پایا گیا ہے اس مقصد کے لئے چار ایئر پوائنٹرز حال ہی میں پنجاب کی سطح پر خریدے گئے ہیں جس کی مدد سے جہلم شہر کا SPM لیول بھی ناپا جائے گا۔

(ب) ایضاً

(ج) 64 انڈسٹریوں کو Environment Protection Orders (EPO) جاری ہو چکے ہیں۔ جن میں 13 انڈسٹریل یونٹس کو ٹریبونل نے جرمانہ کیا اور باقی کیسز مختلف مراحل میں زیر کارروائی ہیں۔

(د) ٹریفک کی روانی کو کنٹرول کرنے کے اقدامات ٹریفک پولیس کے متعلق ہیں تاہم محکمہ تحفظ ماحول ٹریفک پولیس کے تعاون سے ضلع جہلم میں دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا تھا اُس کا جو جواب ہے وہ یہ ہے جہلم شہر میں SPM لیول نہ پایا گیا ہے اس مقصد کے لئے چار ایئر پوائنٹرز حال ہی میں پنجاب کی سطح پر خریدے گئے ہیں جس کی مدد سے جہلم شہر کا SPM لیول بھی ناپا جائے گا۔ جز (ب) کا بھی same ہی جواب ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحبہ سے جو میری بڑی بہن بھی ہیں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو انہوں نے پوائنٹرز خریدے ہیں کیا وہ خریدے جا چکے ہیں اور کیا وہ کام کرنا شروع ہو گئے ہیں تاکہ تسلی ہو جائے کہ یہ ہمارے بھی شہر تک پہنچ جائیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! وہ خریدے جا چکے ہیں اور معزز ممبر کے شہر میں جو ابھی ہمیں حالات نظر آئے ہیں کیوں پہلے ہماری measurement نہیں ہوئی تھیں۔ We had no air pointers and we had no specific measurement کہ کتنا آپ کا particular

matters in the air ہیں اب ہم انشاءاللہ آپ کو جلد air pointers بھیج دیں گے، چیک کر لیں گے اگر آپ کے شہر میں آلودگی زیادہ ہوگی اور to health which is injurious اور اُس کے ساتھ clamp down تو پہلے بھی ہم کر رہے ہیں industries کے اوپر اور ہماری یہاں انوائرمنٹل پروٹیکشن آرڈرز 64 فیکٹریز کو ہم نے دیا ہوا ہے اُس میں 13 فیکٹریز کو fine کیا ہوا ہے اور کئی کے کیسز pending ہیں ٹریفک بھی ایک بہت بڑا معاملہ ہے جس کی وجہ سے gas emissions ہوتی ہیں اور آلودگی پھیلتی ہے ٹریفک کے ساتھ مل کر ہم نے چلان بھی کئے ہیں، فائن بھی کئے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم gas emissions جو ہمارے vehicles سے ہوتے ہیں اُس سے بھی ہم بہت حد تک کنٹرول کر لیں اور specially vehicles which are not fit to be on the road اُن کو ہم روک دیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی صاحب! آئندہ آپ تحفظ ماحول اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کو ایک دن میں ہی رکھیں گے تاکہ وہ ایک دوسرے پر ذمہ داری نہ ڈالیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ سے humble request ہے کہ جہلم شہر کا یہ problem ہے کہ وہاں پر چنگ چی رکشے میرے خیال میں ایشیاء میں سب سے پہلے نمبر پر جہلم آرہا ہے تو وہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے ابھی منسٹر صاحبہ نے بات بھی کی ہے کہ وہ اس کو بھی کنٹرول کر رہے ہیں تو میں اُن سے request کروں گی کہ یہ ٹریفک پولیس کا معاملہ ہے یہ اُن کے ساتھ مل کر اگر اس مسئلے کو ذرا priority basis پر ہمارے لئے حل کروا سکیں کیوں چنگ چی رکشہ نے ہمارے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دونوں بہنیں آپس میں مل بیٹھ کر میٹنگ کر لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں بالکل request بھی کرنے لگی تھی اگر میری بہن چاہیں گی تو اُن کے ساتھ بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کریں گے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ان سے اتنا فرماؤں گی۔ معاف کیجئے گا! میری اردو اتنی اچھی نہیں اگر میں کچھ غلط کہہ جاؤں میں پوری کوشش کرتی

ہوں کہ میں آپ کے ساتھ اردو میں اچھے طریقے سے بات کر سکوں۔بات یہ ہے کہ جو چنگ چی رکشے ہیں یہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کا معاملہ ہے۔ہم کوشش کریں گے کہ چنگ چی کے سائلنسر in order ہوں پھر اتنا دھواں نہیں نکلے گا۔ہم ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے یہ کہیں گے آپ کے شہر میں اس کی روک تھام کی جائے۔یہ ہم بھی کریں گے اور جیسے سپیکر صاحب!نے کہا ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور ہم اکٹھے بیٹھ کر we will try to resolve this, Thank you.

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!شکریہ۔یہ environment کے حوالے سے جز(ب) میں لکھا ہے "ایضاً" یعنی کہ yes۔اتنی آلودگی پھیل رہی ہے منسٹر صاحبہ میری بڑی بہن اور senior parliamentarian ہیں۔میں تو بہت عرصے سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ پنجاب اسمبلی کی ممبر رہی ہیں۔آج اس اہم issue پر ان کے محکمے کے سیکرٹری صاحب کو موجود ہونا چاہئے تھا جو کہ موجود نہیں ہیں۔اس کے علاوہ میری اپنی بڑی بہن سے یہ گزارش ہوگی کہ چونکہ آج ماحولیات ایک اہم issue ہے اس لئے kindly یہ اپنی وزارت پر کنٹرول رکھیں اور یہ جواب میں جو "ایضاً" لکھا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ ہاں ٹھیک ہے۔اس سے بات تو نہیں چلتی کہ ہاں سب کچھ ٹھیک ہے۔اگر یہی سلسلہ رہا کہ سیکرٹری موجود نہ ہو اور وزارت سے جواب آجائے کہ ہاں ٹھیک ہے۔اگر اس کا کوئی حل نہ نکالا جائے تو پھر میں کیا سمجھوں گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر!میں اس کا جواب دیتی ہوں۔جو میرے بھائی بات کر رہے ہیں ہمیں اس بات کا پورا خیال ہے کہ ہمارے پورے ملک میں آلودگی بہت زیادہ پھیل گئی ہے اور اس کی وجوہات بھی ان کو معلوم ہے۔جو developing countries ہیں انہوں نے تو اپنی ڈویلپمنٹ کر لی ہے ہم under developed country ہیں۔کچھ آلودگی ہماری اپنی ہے اور کچھ neighboring country سے بھی یہاں آجاتی ہے۔اب ہم ہوا میں تو barriers ڈال نہیں سکتے لیکن ہم

پوری کوشش کر رہے ہیں کہ آلودگی کو کم کریں۔ ساتھ ملک سے بھی آلودگی آرہی ہو اور اگر ہماری آلودگی بھی زیادہ ہو جائے پھر تو ہم سانس بھی نہیں لے سکیں گے۔ جو پچھلے سال حال ہوا تھا اس کا بھی ہمیں علم ہے۔ We are trying to control that. جو انہوں نے سیکرٹری صاحب کی بات کی تو ابھی ورلڈ بنک کی اسی حوالے سے ٹیم آئی ہوئی ہے سیکرٹری صاحب ان کے ساتھ ہیں۔ وہ ٹیم اسی ماحول کی improvement کے لئے آئی ہوئی ہے اور ان کے experts بھی ہیں اس لئے وہ ان کے ساتھ میٹنگ میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے بھی اس میٹنگ میں جانا تھا لیکن میں نے کہا کہ میں پہلے اسمبلی سوالات کے جوابات دوں گی کیونکہ first my duties are to the House and I will go to the meeting after this. سیکرٹری صاحب نے مجھ سے اجازت لی تھی اور میں نے انہیں اجازت دے دی تھی کہ آپ ورلڈ بنک والوں سے بات کریں کیونکہ وہ environment کے حوالے سے ہمارا future ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8944 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں آبی اور فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8944: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنی اور کون کون سی فیکٹریاں آبی، فضائی اور دیگر آلودگی کا باعث بن رہی ہے؟

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک کس کس فیکٹری / کارخانہ کے خلاف آلودگی میں اضافہ کرنے کی بناء پر محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے تفصیل فیکٹری وار علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) کون کون سی فیکٹری کو محکمہ نے کیا کیا اور کون کون سی مشینری آلودگی کے خاتمہ کے لئے ایڈوائس کی ہے؟

(د) محکمہ آلودگی کا باعث بننے والی ان فیکٹریوں کو کب تک بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع جہلم میں انڈسٹریل اسٹیٹ ہے جس کا نام راٹھیاں انڈسٹریل اسٹیٹ ہے جس میں چھوٹی بڑی 62 فیکٹریاں ہیں جن میں سے تقریباً آدھی بند ہو چکی ہیں۔ لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں چھوٹی فیکٹریاں نصب ہیں جو کہ آلودگی کا باعث نہ ہیں۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع جہلم نے 2014 سے آج تک جن فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی اور جن کو انوائرنمنٹ ٹربیونل نے جرمانہ کیا ہے لسٹ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور باقی متعدد فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ج) جن فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات لگا رکھے ہیں اور جن کو ماحولیاتی آرڈرز جاری ہوئے ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل میں پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کی جاتی ہے اور ان کے کیس دائر کئے جاتے ہیں اور یہ عدالت کا اختیار ہے کہ ان کو جرمانہ کرے یا بند کرنے کا حکم صادر فرمائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! محکمہ تحفظ ماحول ضلع جہلم نے 2014 سے آج تک جن فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی اور جن کو Environment Tribunal نے جرمانہ کیا ہے اس کی لسٹ مجھے دی گئی ہے۔ میری پھر آپ کے توسط سے بڑی humble request ہے کہ "ڈنڈوٹ سیمنٹ" کھیوڑہ کو جرمانہ کیا گیا، "آئی سی آئی سوڈا ایش" فیکٹری کو جرمانہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ بے شمار فیکٹریاں ہیں جن کو جرمانہ کیا گیا اور آگے کہا گیا ہے کہ انہوں نے devices install کر لی ہیں۔ وہاں کوئی بھی شخص جا کر اس علاقے کے حالات دیکھے کہ ان فیکٹریوں، چھوٹے چھوٹے "جپسم" اور "تھریش" پلانٹس کی وجہ سے ایسے حالات

پیدا ہو گئے ہیں کہ وہاں کی چراگاہیں dust کی وجہ سے سفید ہو چکی ہیں۔ لوگوں کے جانور مر رہے ہیں کیونکہ وہ علاقہ ایسا ہے کہ وہاں پر میٹھا پانی نہیں ہے۔ وہ لوگ اپنا چارہ وغیرہ بھی نہیں اُگا سکتے اور وہ اسی گھاس پر dependent ہیں۔ ان کی بڑی genuine problem ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر اپنی بہن کو یہ request کروں گی کہ priority basis پر اگر ہمارے علاقہ کھیوڑہ کے حالات کو دیکھ لیا جائے تو بہتر ہو گا۔ Although انہوں نے اس چیز کو کنٹرول کرنے کے لئے ان فیکٹریوں کو جرمانے کئے ہیں اور installations بھی کی ہیں لیکن وہاں پر کچھ نظر نہیں آ رہا ہے کہ کوئی فرق پڑا ہو اس لئے میں ان سے یہی request کروں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی آپس میں میٹنگ تو ہونی ہے اس میں ان معاملات پر بھی مزید discussion کر لینا۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ان سے یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ کا علاقہ جہاں یہ فیکٹریاں ہیں ان میں سے آدھی فیکٹریاں تو بند ہو گئی ہیں اور آدھی چل رہی ہیں۔ آپ سوچیں کہ اگر ساری چل رہی ہوتی تو کتنی آلودگی ہوتی؟ اب جو آدھی فیکٹریاں ہیں ان پر ہم نے یہ کہا ہے کہ اِن کی correction کریں اور آلودگی کو کنٹرول کریں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کہنا بہت آسان ہے لیکن کرنے میں وقت لگتا ہے۔ یہ کارخانے step by step اپنی emissions کو کنٹرول بھی کریں گے اور وہ دن دور نہیں ہے جب انشاء اللہ ہمارے بھی نیلے آسمان ہوں گے، فضا صاف ہو گی مگر اس کے لئے تھوڑا ٹائم چاہئے۔ اس کے لئے کام ہو رہا ہے اور توجہ بھی ہے۔ اُن کی بھی توجہ ہے اور ہماری بھی ہے۔ جب اپوزیشن کے ممبران ہمیں healthy criticism اور point out کرتے ہیں۔

I welcome to all that. Because if you don’t point us these things you asked I feel that it is your duty and it is my duty to make the correction.

جناب سپیکر! ہم آپ کے اس طرح کے points پر بھی خوش ہوتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8982 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین کی تعداد اور فضائی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*8982: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 17-2016 کا محکمہ تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کس کس جگہ ڈیوٹی دے رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں آلودگی کے خاتمے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات پر محکمہ کام کر رہا ہے؟

(د) اس ضلع میں گاڑیوں کی آلودگی روکنے کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں فضائی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) مالی سال 17۔2016 میں ضلع فیصل آباد کا کل بجٹ۔/8913500 روپے ہے:

i۔	تنخواہ	=	۔/7764000 روپے
Ii۔	کمیونیکیشن	=	۔/32000 روپے
Iii۔	یوٹیلٹی بلز	=	۔/67000 روپے
iv۔	پٹرول اور TA/DA	=	۔/250,000 روپے
v۔	سٹیشنری پرنٹنگ، اخبار وغیرہ		۔/80500 روپے
vi۔	LPR اور Financial Assistance		۔/6720000 روپے
vii۔	گاڑی اور مشینری کی مرمت		۔/48000 روپے

تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں 31 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ تحفظ ماحول ایک ریگولیٹری اتھارٹی ہے آلودگی پھیلانے والے یونٹس کا وقتاً فوقتاً سروے کیا جاتا ہے اور آلودگی پھیلانے والے یونٹس کے خلاف تحفظ ماحولیات قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور تحفظ ماحول عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کی طرف سے سال 2014 سے 2017 تک آلودگی پھیلانے والے 264 یونٹس کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر (EPO) جاری کئے گئے۔ اس کے علاوہ روزانہ کی بنیاد پر کارروائیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی کے معیار کا جائزہ لینے کے لئے حال ہی میں 80 ملین روپے کی لاگت سے پانچ عدد air pointer خریدے ہیں۔ ان میں سے ایک عدد Air Pointer ضلع فیصل آباد میں بھی نصب کیا جائے گا۔ جس سے آلودگی کی مقدار جاننے میں مدد ملے گی۔

(د) ضلع فیصل آباد میں اس وقت ایک انسپکٹر مع دو فیلڈ اسسٹنٹ روزانہ کی بنیاد پر گاڑیوں کی چیکنگ اور چالاننگ پر مامور ہیں۔ سال 2015 میں 1815 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان سے قومی خزانہ میں جمع کرائی گئی رقم۔/99400 روپے ہے جبکہ سال 2016 میں 311 گاڑیوں کے چالان کئے گئے ہیں اور ان سے جرمانے کی مد میں۔/207600 روپے قومی خزانہ میں جمع کرائے گئے۔

(ہ) جی ہاں! فضائی آلودگی کے سدِباب کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے صنعتوں میں استعمال ہونے والے ایندھن کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے ہدایات جاری کیں اور غیر معیاری ایندھن کے استعمال پر گزشتہ سال 479 صنعتی یونٹس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اور ان اداروں میں سائکلیون اور wet scrubber لگوائے گئے۔ اس وقت 303 یونٹس میں wet scrubber اور سائکلون لگ چکے ہیں اور اس کے علاوہ آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے محکمہ کی کاوشوں سے 23 بڑے صنعتی یونٹس نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا لئے ہیں اور باقی کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ مالی سال 17-2016 میں ضلع فیصل آباد کا کل بجٹ -/8913500 روپے ہے۔ تنخواہ کی مد میں -/7764000 روپے، کمیونیکیشن کی مد میں -/32000 روپے، یوٹیلٹی بلز کی مد میں -/67000 روپے، پٹرول اور ٹی اے/ڈی اے پر -/250000 روپے اور سٹیشنری پرنٹنگ، اخبار وغیرہ کے لئے -/80500 روپے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ یہ محکمہ کیا کر رہا ہے؟ میں معزز بہن سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جتنا بجٹ رکھا گیا ہے اگر محکمے کو اتنا ہی بجٹ دینا ہے، اس محکمے کے کسی بندے نے کوئی کام نہیں کرنا ہے بس ٹی اے/ڈی اے ہی وصول کرنا ہے اور سٹیشنری لے کر چیینک دینے کو ہی خرچ کرنا سمجھنا ہے تو پھر اس محکمے کو بند کر دیا جائے۔ یہاں جواب آیا ہوا ہے اسے آپ خود پڑھ لیں۔ کیا یہ صوبے پر burden نہیں ہے؟ اگر میری بہن اس کا جواب دے سکتی ہیں تو دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو جواب دیں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں پوری کوشش کرتی ہوں کہ میں ان کو satisfy کر سکوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ environment پر دنیا اب جاگی ہے۔ یہ صرف پاکستان کی بات نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کی بات ہے کہ وہ اب جاگی ہے۔ پہلے تمام developing countries آلودگی اور pollution کرتے گئے، اپنے کارخانے بنالئے جب ہماری باری آئی ہے تو سب کو خیال آیا کہ: Just too much pollution in the atmosphere.

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ ہم ریگولیٹری باڈی ہیں، یہ نہیں ہے کہ ہمیں بہت بڑا سٹاف چاہئے کہ ہم جا کر کارخانوں میں devices لگوائیں۔

We just have to point out and give the cases to the Tribunal and Tribunal has to see

کہ ہم نے کس طرح سے ڈیل کرنا ہے، فائن کرنا ہے یا کارخانے بند کرنے ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم کارخانے بند نہ کرائیں بلکہ ان کو بلائیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کریں اور انہیں رضامند کریں کہ for God Sake اب جو ہو گیا سو ہو گیا آئندہ آپ Rules and Regulations کو follow

کریں۔جب Rules and Regulations follow ہوں گے اور جب لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں گے تو پھر ہمیں مانیٹر کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جب عوام ذمہ دار ہو گی تو خود بخود حالات بہتر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اب دیکھیں، میں آپ کو صحیح بات بتاتی ہوں اس میں بہت ساری چیزیں ہیں یہ کوئی ایک دن کا کام نہیں ہے۔ ہم سوکوشش کرتے ہیں کہ elite areas میں گندگی نہ ہو مگر آپ دیکھیں کہ گھر بہت بڑا ہو گا، گند کا ڈھیر سامنے پڑا ہو گا، پھر وہ ہٹے گا اور دوسرے دن وہی حال ہو گا۔ ابھی ہمارے میں وہ Civic sense اور responsibilities جو ہیں We have to do that. It is a long march and it is not a sort of an easy task but انشاءاللہ جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ we are always ready کہ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں، آپ ہمیں بتاتے رہیں and we will do a best. (نعرہ ہائے تحسین)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آخری سوال نہیں ہے آپ کے بعد اور بھی پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ تحفظ ماحول پر 1992 سے کام شروع ہوا اور آج 2017 ہے ابھی تک ہم نہ ڈیپارٹمنٹ، نہ پبلک، نہ فیکٹری کے مالکان اور نہ ہی کسی اور کو awareness نہیں دے سکے ہیں کہ آلودگی مت پھیلائیں۔ اس ایوان میں مجھے اپنی بہن کا احترام ہے، میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ سینئر پارلیمنٹیرین ہونے کے ناتے یا تو یہ وزارت چھوڑ دیں یا اس پر کنٹرول رکھیں اتنے سال۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بہن کی بڑی خیر خواہی کر رہے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بڑی بہن ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں۔ 1992 سے لے کر ابھی تک awareness جاری ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر 1992 تک جائیں گے تو پھر کچھ اور ہو گا، پھر آپ کچھ اور سوچیں گے۔ کیا کریں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اچھا، میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں، 1992 سے لے کر اب تک کم از کم کتنے سال ہو گئے ہیں ابھی تک awareness نہیں آئی، اس کو میں کیسے justify کر لوں کہ یہ جواب صحیح ہے---

جناب سپیکر! اس سے پہلے اس میں کافی حصہ آپ کا بھی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! نہیں---

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ اس کو چھوڑ دیں۔ جی، محترمہ! آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز(ج) میں جواب ہے کہ ادارہ تحفظ ماحول ایک ریگولیٹری اتھارٹی ہے آلودگی پھیلانے والے یونٹس کا وقتاً فوقتاً سروے کیا جاتا ہے اور آلودگی پھیلانے والے یونٹس کے خلاف تحفظ ماحولیات قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور تحفظ ماحول عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کی طرف سے سال 2014 سے 2017 تک آلودگی پھیلانے والے 264 یونٹس کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر (EPO) جاری کئے گئے۔ اس کے علاوہ روزانہ کی بنیاد پر کارروائیاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی کے معیار کا جائزہ لینے کے لئے حال ہی میں 80 ملین روپے کی لاگت سے پانچ عدد Air Pointer خریدے ہیں۔ ان میں سے ایک عدد Air Pointer ضلع فیصل آباد میں بھی نصب کیا جائے گا تو آپ کے توسط سے میرا منسٹر صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ Air Pointer جو خریدے جاچکے ہیں جو کہ 80 ملین روپے کی لاگت سے خریدے گئے ہیں تو ان کا میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ---

جناب سپیکر: جب اس سوال کا جواب آرہا تھا تو آپ یہاں تشریف فرما نہیں تھیں۔ اس کا جواب دیا جاچکا ہے، انہوں نے اس سے متعلق بہت ساری بات کی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! صرف یہ بتادیں کہ یہ پانچ Air Pointer جو خریدے گئے ہیں وہ کہاں install ہو چکے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے پہلے بات بتائی ہے۔ جی، repetition کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن محترمہ اس وقت موجود نہیں تھیں۔ sorry اس سوال کا جواب آ چکا ہے۔ جی، اگلا سوال میاں محمد کاظم علی پیرزادہ کا ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9009 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے ستلج میں زہر آلود پانی ڈالنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9009: میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور کی کتنی ٹینریز اور فیکٹریوں کا زہر آلودہ پانی غیر قانونی طور پر دریائے ستلج میں ڈالا جا رہا ہے ان فیکٹریوں، ٹینریز اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) محکمہ تحفظ ماحول نے یکم جنوری 2015 سے آج تک کن کن فیکٹریوں اور ٹینریز کو اس بناء پر جرمانہ کیا ہے یا وارننگ دی ان کے نام فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دریائے ستلج میں ان ٹینریز کے زہر آلودہ پانی ڈالنے کی وجہ سے بہاولپور اور اس دریا کے کنارے پر واقع دیگر اضلاع کی زمین بنجر ہو رہی ہے اور آبی حیات مر رہی ہے؟

(د) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع قصور میں چمڑا سازی کی 275 فیکٹریاں ہیں ان فیکٹریوں سے نکلنے والے پانی کی ٹریٹمنٹ کے لئے قصور ٹینری ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی کے نام سے ایک پلانٹ لگا ہوا ہے جس کی ٹریٹمنٹ کپیسٹی Treatment Capacity 12,600 M3/day ہے۔ چمڑا سازی کی 275 فیکٹریوں کے نام اور ان کے مالکان کے نام لسٹ بطور Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان فیکٹریوں سے نکلنے والا پانی ٹریٹمنٹ کے بعد دریائے ستلج میں ڈالا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول نے 30 کے لگ بھگ ایسی ٹیزیوں کو seal کیا جو کہ قصور ٹیزی ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی (KTWMA) کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ چارجز ادا نہ کر رہی تھیں۔ ان ٹیزیوں کی لسٹ بطور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے نوٹس میں ہے۔ جو اس حوالہ سے مذکورہ جگہوں سے پانی اور مٹی کے تجزیے متعلقہ لیبارٹری سے کروا کر حقائق معلوم کر رہی ہے۔

(د) قصور ٹیزی ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی (KTWMA) کی مشینری خراب ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ پلانٹ بند رہا تاہم مشینری کو ٹھیک کروا کر اسے operational کر دیا گیا ہے اور یہ پلانٹ آٹھ گھنٹے روزانہ چل رہا ہے۔ مزید یہ کہ اس پلانٹ کی استعداد کار کو بڑھانے اور مالی، انتظامی مسائل کے حل کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ بات ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے نوٹس میں ہے جو اس حوالہ سے مذکورہ جگہوں سے پانی اور مٹی کے تجزیے متعلقہ لیبارٹری سے کروا کر حقائق معلوم کر رہی ہیں جبکہ حقائق یہ ہیں کہ وہاں پر پانی بہادر پورہ ڈرین میں ڈالا جاتا ہے اور پھر وہاں سے دریا ستلج میں ڈالا جاتا ہے۔ WHO کی 2011 کی رپورٹ بڑی alarming ہے اس وقت چالیس سے زیادہ دیہات کے لوگ کینسر اور ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہیں اور وہاں پر کوئی fully comprehensive plan نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ کب پتا چل جائے گا اور حقائق معلوم ہو جائیں گے کہ پانی اور مٹی کے تجزیئے سے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پانی اور؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! محکمہ وہاں پر پانی اور مٹی کا جو تجزیہ کرا رہا ہے یا ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے جو نوٹس میں ہے، کیونکہ 2011 میں جب شجاع خانزادہ صاحب منسٹر تھے تو انہوں نے وہاں پر یہ وعدہ کیا تھا کہ میں fully comprehensive treatment plant دوں گا تو ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا یا اس کے جو فنڈز تھے وہ کرپشن کا شکار ہوئے۔ اب نیچے جو ٹیل پر بیٹھے ہوئے لوگ ہیں یہ

ہمارے لئے ایک alarming صورتحال ہے، ایک تو ہم پانی کی کمی کا شکار ہیں اور دوسرا جو پانی آرہا ہے وہ ہمارے subsoil water کو بھی pollute کر رہا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ کب تک ان کو پانی اور مٹی کے تجزیے کا پتا چل جائے گا؟

جناب سپیکر: پانی اور مٹی کا تجزیہ کب مکمل ہو گا؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! ہمیں سب سے زیادہ فکر قصور کی ہے اور واقعی یہ جو قصور کی بات کر رہے ہیں یہ درست ہے کہ وہاں کی جو tanneries ہیں ان کی For the Treatment of waste water ایک مینجمنٹ ایجنسی ہے وہ کافی نہیں ہے وہ کچھ عرصہ پہلے بند تھی جس طرح کہتے ہیں ناں کہ اس مینجمنٹ ایجنسی کے جو باقی tanneries ہیں ان کے جو اپنے واٹر مینجمنٹ کے components تھے وہ کام نہیں کر رہے تھے۔ اب انہوں نے کام کرنا شروع کیا مگر وہ بھی بہت basic ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ پورا پانی 100 فیصد صاف ہو کر نالے میں جائے اور پھر دریا میں ڈالا جائے۔ اس میں بہت سارے issues ہیں جو سامنے آرہے ہیں اسی لئے جیسے میں نے آپ کو کہا کہ ورلڈ بنک کے ساتھ آج بھی ہماری بات ہو رہی ہے کہ:

> We meet to clean the water of Kasur 100 percent not only Kasur all the drains coming through Lahore

جناب سپیکر! ہماری چار ڈرین ہیں اس میں قصور کی بھی ہے جو دریا راوی میں جاتی ہیں اور راوی دریا اس وقت آپ کا سیوریج ٹینک بن گیا ہے rather than being a river تو اس کو صاف کرنے کے لئے ایک بڑا پراجیکٹ لگ رہا ہے۔ میں آپ کو صحیح بات بتاؤں کہ اس پراجیکٹ پر وقت لگے گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کا کوئی time fix ہے کہ اتنے ٹائم میں یہ پراجیکٹ مکمل ہو سکتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! میں آپ کو ٹائم کیا بتاؤں کہ اس پراجیکٹ کی سات سے آٹھ مہینے feasibilities report تیار کرنے اور بنانے میں لگیں گے۔ ہم باہر کے donor agencies کے ساتھ خود بھی اس میں حصہ ڈالیں گے پھر یہ اتنا بڑا پراجیکٹ ہے کہ some it will take time ایسے نہیں ہے کہ یہ ایک دن میں بنے گا that direction. but we are trying to go to کیونکہ

قصور میں اس وقت ہیپاٹائٹس بیماریاں صرف ان tanneries کی وجہ سے ہیں۔ سیالکوٹ میں تو ہم نے ایک علاقہ بنالیا جہاں ساری tanneries وہاں چلی جائیں گی۔

جناب سپیکر! دوسرا اس کا یہ حل ہوگا کہ is another big project we can do کہ ہم ساری tanneries وہاں سے ہٹوائیں، for the tanneries if it possible and have an area اور وہاں پھر water treatment plant لگائیں۔ مگر یہ جو ان کی ایجنسی ہے کہ Kasur Tanneries waste water Management Agency for the treatment of اس میں کوئی 30 کے قریب tanneries ہیں جو ان کو پیسا نہیں دیتیں جو ایک قسم کا ان کا حصہ بنتا ہے to pool in further water treatment. تو وہ 30 tanneries بند ہوگئی ہیں جو باقی tanneries ہیں وہ ان کو پیسا دے رہی ہیں مگر اس میں صرف basic موٹی موٹی چیزیں پانی سے صاف ہوتی ہیں مگر جو بیکٹریا یا باقی چیزیں ہیں ابھی اس سے باقی صفائی نہیں ہو رہی ہے۔

> It is source of great concern to the government to the department to everyone and frankly speaking it a great concern to me myself personally also.

جناب سپیکر! کیونکہ جب میں قصور کے حالات دیکھتی ہوں تو میں خود پریشان ہو کر گھبرا تی جاتی ہوں اور میں کہتی ہوں کہ کوئی جلد از جلد انتظام ہو یا ان tanneries کو ہم کہیں کہ یہ خود کچھ کریں یا ہم کریں۔

> Because things are not good where Kasur is but we are trying our best to improve

جناب سپیکر! جو زمین کی بات کر رہے تھے اس کا تجزیہ ہو رہا ہے کہ وہ زمین کیوں ایسے barren ہوتی جا رہی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں یا کوئی اور اس کا analyses ہو رہا ہے جب اس کا رزلٹ آئے گا تو پھر اس کے مطابق ہم اس کو treat کریں گے۔

MR SPEAKER: The save every good.

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! جز (د) میں پلانٹ کی آپریشنل صورتحال کے بارے میں بتایا گیا ہے تو میری منسٹر صاحبہ سے درخواست یہ ہوگی کہ جس طرح ورلڈ بنک کے لوگ آئے ہوئے ہیں اور

یہاں پر study ہو رہی ہے بجائے اس کے کہ اس کو کہیں اور شفٹ کیا جائے اس کا کوئی solution ڈھونڈا جائے۔ اگر اس کو شفٹ کرنے کی بات ہو گی تو یہ 273 فیکٹریاں ہیں ان کو شفٹ کرنے تک 275۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، treatment کی بات کر رہے ہیں؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! اس کا treatment ہو اور منسٹر صاحبہ کی جو dynamic leadership ہے اس کے اندر ہمیں اگر یہ commitment دے دیں تو کم از کم ہمارے علاقے اور ستلج سے نیچے جو لوگ ہیں ان کے لئے یہ چیز باعث اطمینان ہو گی کہ وہ آٹھ نو ماہ بعد، اس کی study کرانے کے بعد اس کو war footing کے اوپر اور اس کو ایک task کے طور پر اگر یہ محکمہ لے تو یہ تبھی ممکن ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ ستلج بھی اور راوی بھی۔۔۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ان کی بات سے بالکل agree ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ستلج کا بھی اور راوی کا بھی دونوں کا کروائیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! جی، ساروں کا۔ دریا تو سارے ہی صاف ہونے چاہئیں۔ میں آپ سے یہ کہتی ہوں کہ میں بالکل ان کی بات کو مانتی ہوں جتنا ان کو فکر ہے اسی طرح مجھے بھی ہے لیکن ہم اور آپ بیٹھیں اور مل کر کوئی ایسا پلان بھی بنائیں۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ بھی supervision کر رہا ہے اور آپ ہمارے اوپر بھی supervision کریں کہ اگر ہماری کہیں کوتاہی ہوئی ہے تو please correct us also because یہ قصور سب کا ہے، یہ ملک سب کا ہے، یہ ہمارا بھی ہے، اپوزیشن کا بھی ہے، آپ کا بھی ہے، ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ ہم آلودگی کو ختم کریں اور خاص طور پر water level جو ہے وہ بہت خراب ہوتا جا رہا ہے، صرف اس کی وجوہات کیمیکلز ہیں جو فیکٹریز پھینکتی ہیں اور that is getting absorbed into the land.

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ ذرا اپنی سیٹ پر آجائیں۔ آپ کی کہیں سیٹ ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (ملک محمد احمد خان): جناب سپیکر! اجازت ہے، اگر میں یہیں سے سوال کر لوں؟

جناب سپیکر: چلیں، آپ یہیں کھڑے ہو کر بات کر لیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (ملک محمد احمد خان): جناب سپیکر! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ propose کر دیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (ملک محمد احمد خان): جناب سپیکر! میں propose نہیں کروں گا، سوال ہے، اسی میں شاید ہو جائے کیونکہ Madam obviously کا experience اور ان کی جو ministerial ability ہے اس پر we fully trust اس کی ایک arrangement یہ تھی کہ قصور کی جتنی بھی ٹینریز ہیں وہ arsenic level, poisonous level اور وہ level جو subsides کو خراب کرتا ہے، ان تین کو treat کرنے کے بعد پھر اس کو واٹر ٹریٹمنٹ ٹینکس کی طرف flow on کریں گے۔

جناب سپیکر! اب ہو کیا رہا ہے کہ یہ جتنی ٹینریز ہیں یہ وہ ٹینریز ٹریٹمنٹ provide نہیں کر رہے۔ انہوں نے اپنے indigenous units لگانے تھے جو وہ لگا نہیں سکے اور یہ جو انوائرمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کے by laws ہیں ان کی صریحاً خلاف ورزی ہے یہ تو بنیادی معاملہ وہاں پر کافی حد تک curtail کیا جا سکتا ہے، اگر ان کو پابند کیا جائے کہ جن چیزوں کی انہوں نے خود commitments دی ہوئی ہیں تو وہ اس کی treatment اپنی فیکٹری پر provide کریں اور وہ کوئی بہت بڑے units نہیں ہیں، وہ چھوٹے units ہیں، اگر ڈیپارٹمنٹ ان کو اس چیز پر bound کرے تو ہو سکتا ہے اور ڈیپارٹمنٹ کو وہ رپورٹ مانگنی چاہئے کہ وہ treatment کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہماری جو ماحولیاتی کمیٹی ہے اس معاملے کو اسے take up کرنا چاہئے اور قصور کا بھی ان کو دورہ کرنا چاہئے کہ جو جو باتیں یہاں سامنے آئی ہیں ان سب کو سامنے رکھتے ہوئے وہ پھر کوئی محترمہ سے بھی میٹنگ رکھیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ملک صاحب کو یہ یقین دلاتی ہوں کہ انشاء اللہ 20 تاریخ کے بعد 22/21 تاریخ کو میں آپ کے پاس قصور آؤں گی، آپ مجھے خود لے کر جائیں۔ Because I have a lot of trust in your attachment. آپ ہم کو guide کریں۔ ہم وزیر اعلیٰ کے پاس سمری بھی بھیج چکے ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ:

Kasur is an area which we deal on a very emergency level

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے اندر پورا جواب موجود ہے اور اس سے محکمے کی کسمپرسی اور حکومت کی ترجیحات کا تعین ہوتا ہے کہ انسانی جان کتنی قیمتی ہے اور اس کے لئے جو حفاظتی اقدامات ہیں اس سے کس طرح یہ مجرمانہ چشم پوشی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ لیٹ تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے ساری بات کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ ساری باتیں سنی ہیں۔ This is all beating about the bush میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو 275 ٹینریز ہیں کیا چھوٹے پلانٹ available نہیں ہیں کہ ہر ٹینری کو ایک پلانٹ لگانے کا پابند کیا جائے، چھوٹے پلانٹ لگائے جائیں، بجائے اتنا بڑا پلانٹ ہے وہ کہتے ہیں کہ خراب ہو گیا، وہ آٹھ گھنٹے کام کرتا ہے اور ٹینریز سولہ گھنٹے کام کرتی ہیں تو کیا یہ چھوٹے پلانٹ available نہیں ہیں کہ ایک فیکٹری میں ایک پلانٹ لگایا جائے، اس کی مانیٹرنگ بھی آسان ہو گی، اس کے بارے میں ذرا وضاحت کریں؟

جناب سپیکر: یہ انہوں نے پہلے بات کی بھی ہے اور سنی بھی ہے، میرے خیال میں یقینی طور پر یہ feasible بھی ہو گی کہ آپ چھوٹے یونٹ لگوا دیں تاکہ بڑے یونٹ سے آپ بچیں اور وہ پانی treat ہو کر باہر جائے، یہ بہتر ہو گا۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ان کی تجویز بہت اچھی ہے، میں ویسے بھی پہلے کہہ چکی ہوں کہ We are going to do the best for Kasur جتنا

ہم within a short period کر سکیں گے ہم پوری کوشش کریں گے لیکن یہ بڑا لمبا پراجیکٹ ہے، یہ اتنے تھوڑے عرصہ میں ہو گا نہیں، مگر پوری کوشش ہو گی کہ اس کو ہم جتنا جلد ہو سکے کر سکیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس بجٹ میں کتنے پیسے رکھے ہیں؟ ابھی پتا لگ جاتا ہے۔ اس کام کے لئے اس بجٹ میں کتنے پیسے رکھے ہیں؟ یہ supplementary related ہی ہے، اس کا جواب دے دیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! اس کے لئے یہ fresh question ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ نے کہہ دیا، میں نے بھی سن لیا، fresh question بنے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے پیسے رکھے نہیں ہیں، یہ سارا زبانی جمع خرچ ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: اچھا جی، سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9081 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد وحید گل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بند روڈ میں فیکٹریوں کا زہریلا دھواں اور ان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9081: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بند روڈ دراروغہ والا و مومن پورہ روڈ لاہور کی سٹیل ملوں کے اندر پرانے ٹائر و کیمیکل جلانے کی وجہ سے مکینوں کی زندگیوں پر نہ صرف بُرے اثرات پڑ رہے ہیں حتیٰ کہ اللہ کے گھر دھوؤں سے سیاہ ہو رہے ہیں۔

(ب) فیکٹریوں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور مستقل بنیادوں پر کیا تدارک تجویز کئے گئے ہیں کیا کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے کہ ایسی فیکٹریوں کو ان علاقوں سے باہر نکالا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ بند روڑ، داروغہ والا، مومن پورہ روڑ پر زیادہ تعداد میں سٹیل فیکٹریاں قائم ہیں۔ یہ فیکٹریاں لوہا گرم کرنے کے لئے گیس کو بطور ایندھن استعمال کرتی ہیں۔ گیس کی لوڈ شیڈنگ کے دوران یہ فیکٹریاں کوئلہ، لکڑی یا چوری چھپے غیر معیاری ایندھن(کاربن پاؤڈر)استعمال کرتی ہیں جو کہ آلودگی کا باعث بنتا ہے۔

فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے اور 247 فیکٹریوں کو ماحولیاتی آرڈر(EPO)جاری ہو چکے ہیں۔ اور محکمانہ کارروائی کے نتیجہ میں 207 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں اور باقی ماندہ فیکٹریاں بھی آلات نصب کروا رہی ہیں جس سے کافی حد تک آلودگی میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

(ب) ایسی فیکٹریوں کے خلاف محکمہ نے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی ہے جس کے نتیجہ میں اب تک 247 فیکٹریوں کا ماحولیاتی تحفظ آرڈر(EPO)جاری ہو چکے ہیں اور قانون کے مطابق مزید کارروائی جاری ہے محکمہ ہذا ایسی فیکٹریوں کو جو کہ فضائی آلودگی پھیلاتی ہیں فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات نصب کرنے کی ہدایات جاری کرتا ہے اور اب تک 207 فیکٹریوں نے ایسے آلات نصب کئے ہیں۔Punjab Environmental Tribunal میں جمع کروائے گئے کیسز کی تعداد اور جرمانہ کی تفصیل ضمیمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہاں پر سٹیل کی فیکٹریاں موجود ہیں جو کہ ایندھن میں کوئلہ، لکڑی، کاربن پاؤڈر اور ٹائر استعمال کرتی ہیں۔ میرا معزز وزیر صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ لاہور کا ایک گنجان آباد علاقہ ہے اور شمالی لاہور پر یہ منحصر ہے۔ اس میں فیکٹریاں بہت زیادہ ہیں، صرف فیکٹریاں ہی نہیں ہیں بلکہ کاربن پاؤڈر اور ٹائر سے جو آئل بنتا ہے ان کے where house بھی وہاں موجود ہیں، ان کا سیل پوائنٹ بھی وہاں پر ہی موجود ہے۔ آیا وہاں پر انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے کسی ایسے شخص کو پکڑا، ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر دی، اگر دی ہے تو معزز وزیر صاحبہ بتائیں کہ ان میں سے کتنے آدمیوں کو پکڑا گیا؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں کہ لاہور میں بالکل فیکٹریز ہیں کیونکہ لوڈشیڈنگ ہوتی تھی، ان کے پاس اپنے کارخانے چلانے کے لئے اور کوئی طریق کار نہیں تھا تو یہ گیس بھی جلاتے تھے، کوئلہ، لکڑی اور بالکل substandard fuel بھی جل رہا تھا۔ اب substandard fuel کی بالکل روک تھام ہوگئی ہے۔ اب بجلی کی بھی جس طرح لوڈشیڈنگ پہلے ہوتی تھی اب ویسی لوڈشیڈنگ بھی نہیں رہی اور بجلی بھی مہیا ہو رہی ہے تو اس سے اب یہ فرق پڑا ہے کہ air pollution بہت بہتر ہوگئی ہے، ختم نہیں ہوئی، بہت بہتر ہوگئی ہے۔ ان میں سے 207 کارخانے ہیں جنہوں نے اپنے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات بھی لگا لئے ہیں اور جو باقی کارخانے ہیں وہ اب لگا رہے ہیں اور correction کر رہے ہیں کہ کسی طریقے سے ہم بھی اپنے gas emissions کو کم کریں۔ باقی جو substandard fuel ہے اس کے لئے ہم نے بہت raids کئے تھے، جو ٹائر کو جلا کر اس میں سے جو تیل نکالتے تھے ان کو ہم نے بہت حد تک لیکن 100 فیصد نہیں کہ میں آپ سے کہوں کہ 100 فیصد کر دیا ہے، یہ 100 فیصد نہیں ہوا مگر بہت حد تک اس چیز کو ہم نے ختم کروا دیا ہے۔ اب بجلی کے آنے سے کوئلہ بھی بند ہو جائے گا، لکڑی بھی بند ہو جائے گی اور gas emissions بھی کم ہو جائیں گے لیکن اس کے باوجود ہمیں مانیٹرنگ بھی کرنی ہے، سروے بھی کرنا ہے کیونکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو بھی اور ہمیں سب کو یہ فکر ہے کہ اس دفعہ ہم پوری کوشش کریں کہ جیسے پیچھے لاہور یا بڑے شہروں میں smog ہوا تھا یا fog ہوا تھا اس کو جتنا ہم اپنی کوششوں کے ساتھ کم کر سکتے ہیں یا روک سکتے ہیں وہ کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحبہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا لیکن میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے 247 فیکٹریوں کے اعداد و شمار دیئے ہیں میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ میرا اپنا حلقہ ہے، اس میں بہت زیادہ فیکٹریاں ہیں، انوائرنمنٹ انسپکٹر جن کی تعداد میں نے آپ سے پوچھی تھی اگر آپ وہ ایوان کو بتائیں، انوائرنمنٹ انسپکٹر بادشاہ ہیں، وہ خود ہی فیکٹریاں seal کرواتے ہیں اور خود ہی کھلواتے ہیں اور ان کا بھتہ چلتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ریکارڈ موجود ہے کہ اسی forum پر کہا گیا کہ کتنی فیکٹریوں میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے گئے لہٰذا محترمہ منسٹر صاحبہ بتائیں کہ انہوں نے جو 247 فیکٹریاں بتائی ہیں ان میں سے کتنی فیکٹریوں میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے گئے اور ان آلات کی definition بھی بتا دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ آپ دو لفظوں میں ان کی بات کا جواب دے دیں کہ کوئی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے جتنے بھی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ ہیں وہ کم ہیں وہ کافی نہیں ہیں۔ ابھی ہم آپ کے سوال کے مطابق نہیں کر سکتے لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پہلے چھوٹے پراجیکٹس لگائیں پھر بڑے بھی لگائیں، کیونکہ پانی کی pollution اور Air Pollution بہت زیادہ ہے۔ یہ انسان کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور ہم نے اسی کو درست کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ بڑے پراجیکٹس کی ضرورت ہے۔

We need a lot of money for that and we are trying to raise the money plus the projects so that we can handle this situation.

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ: گجرات، کھاریاں اور لالہ موسیٰ میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8483: میاں طارق محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر گجرات، کھاریاں اور لالہ موسیٰ میں محکمہ کے کتنے ملازم تعینات ہیں جن کا کام ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنا ہے؟

(ب) یکم جنوری 2015 سے آج تک کتنی گاڑیوں اور فیکٹریوں/کارخانوں کے چالان کئے گئے ان کے نام بتائیں؟

(ج) ان شہروں میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے کس کس شہر کا آلودگی کا لیول مقررہ لیول سے زیادہ ہے؟

(د) ان شہروں میں کن کن وجوہات کی بناء پر فضائی آلودگی پائی جاتی ہے؟

(ہ) ان شہروں میں کتنے ہوٹل/ریسٹورنٹ ہیں جو فضائی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) گوجرانوالہ ضلع میں محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین کی تعداد 31 ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ تحفظ ماحول میں کل اسامیوں کی تعداد 13 ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم کھاریاں اور لالہ موسیٰ میں محکمہ کا کوئی علیحدہ دفتر موجود نہیں ہے یہ علاقہ جات ضلع گجرات کی حدود میں شامل ہیں۔

(ب)

i. ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2015 سے اب تک ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر 4531 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کو جرمانہ۔/11,08,050 روپے کیا گیا ہے۔

ii. ضلع گوجرانوالہ میں آلودگی پیدا کرنے والی 185 فیکٹریوں /کارخانوں کے خلاف کارروائی پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایکٹ کے تحت عمل میں لائی گئی ہے 219 فیکٹریوں کو سیل کیا گیا 10 کے خلاف FIR درج کروائی گئی جبکہ ۔/31,500 جرمانہ عائد کیا گیا۔

ضلع گجرات میں یکم جنوری 2015 سے اب تک ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر 4120 گاڑیاں چیک کی گئیں ہیں اور 2011 کے چالان کئے گئے اور ان کو جرمانہ ۔/10,06,500 روپے کیا گیا جبکہ 38 عدد فیکٹریوں اور کارخانوں کے خلاف EPO جاری کئے گئے اور 22 کو بند کیا گیا ہے ۔تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت نے فضائی آلودگی کے لئے انوائر نمنٹل کوالٹی سٹنڈرڈ 2016 میں جاری کئے ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ میں قائم کارخانہ جات جو انوائر نمنٹل کوالٹی سٹنڈرڈ کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سال 16-2015 میں ضلع گوجرانوالہ اور گجرات میں فضائی آلودگی کا لیول معلوم نہ کیا گیا۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی کا باعث بننے والے کارخانے مندرجہ ذیل ہیں:-

سٹیل فرنسز، کاپر ڈھلائی ورکس، ایلومینیم برتن ڈھلائی ورکس، سٹین لیس سٹیل ڈھلائی ورکس، پیتل ڈھلائی ورکس، دیگی لوہا ڈھلائی ورکس، بھٹہ خشت، رائس شیلرز اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں رکشا وغیرہ۔

گجرات میں فضائی آلودگی کا زیادہ تر باعث دھواں چھوڑتی گاڑیاں اور اینٹوں کے بھٹے ہیں۔

(ہ) گجرات شہر میں ہوٹلوں کی تعداد 18 ہے۔ ان کو باقاعدگی سے AC صدر، محکمہ صحت اور محکمہ تحفظ ماحول کی ٹیم نے چیک کیا اور فضائی آلودگی نہ پائی گئی ہے۔

ہوٹل /ریسٹورنٹ میں ایسا کوئی خاص عمل نہیں ہوتا جو فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہو اور اس سے انوائر نمنٹل کوالٹی سٹنڈرڈ کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

ضلع لاہور میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8587: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے سال 2016 میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے حکومت تاحال کیا کیا اقدامات اٹھارہی ہے نیز ان اقدامات کی وجہ سے فضائی آلودگی میں کس حد تک قابو پایا جاسکا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پھیلانے والے اداروں کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کا کتنا لیول ہے نیز مقررہ حد سے زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ہ) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کم کرنے کے لئے اب تک کتنے اقدامات اٹھائے گئے ہیں کتنوں پر عمل ہو رہا ہے اور کتنے ابھی باقی ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے فضائی آلودگی کا جائزہ لینے کے لئے سال 16-2015 میں دو کروڑ روپے کی لاگت سے Air Pointer خریدا ہے جس کی مدد سے ضلع لاہور کے مختلف مقامات پر Air Quality Monitoring اور فضائی آلودگی کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول کا ضلعی دفتر صنعتی سروے کرتا رہتا ہے ۔لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک و دیگر ٹرانسپورٹ کی emissions کو کم کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال 2016 میں ٹریفک چلانگ و آگاہی مہم شروع کی ہے۔ حکومت پنجاب کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے Vehicle Inspection Certification System کے نام سے ایک جدید ورکشاپ کا آغاز کیا ہے جس میں گاڑیوں کی فٹنس چیک کرنے کے علاوہ گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں بھی چیک کیا جاتا ہے۔ اب تک ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو کے مقام پر دو ورکشاپس قائم کر دی گئی ہیں اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے اگست 2016 میں گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں اور شور کے لئے ماحولیاتی معیار بھی مقرر کر دیا ہے۔

(ب) فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے اور 53 عدد فیکٹریوں کو ماحولیاتی تحفظ آرڈر (Environmental Protection Order) جاری ہو چکے ہیں اور 207 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں اور باقی ماندہ بھی آلات نصب کروا رہے ہیں اور بتدریج غیر معیاری ایندھن کا استعمال بھی کم ہو رہا ہے جس سے کافی حد تک آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول کے 2016 کے سروے کے مطابق سڑکوں پر Suspended Particle Metter کی مقدار کسی حد تک زیادہ پائی گئی ہے جسے کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول کی تشکیل کردہ ٹیمیں گاڑیوں کا معائنہ کرتی رہتی ہیں اور معیار سے زیادہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چلان بھی کیا جاتا ہے۔ ٹیم میں ٹریفک پولیس یا موٹر وہیکل examiner کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک و دیگر ٹرانسپورٹ کی emissions کو کم کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال 2016 میں ٹریفک چلاننگ و آگاہی شروع کی ہے۔ جس میں لاہور شہر کے تمام مین روڈ جس میں ملتان روڈ، جی ٹی روڈ، علامہ اقبال روڈ، لاری اڈہ اور شاہدرہ سٹیشن شامل ہیں ان مختلف جگہوں پر (Smoke & Noise Emissions) کی خلاف ورزی پر چلان کئے گئے ہیں جس کے نتائج درج ذیل ہیں:

.1	کل گاڑیاں جو چیک ہوئیں	6088
.2	کل چالان	1166
.3	کل جرمانہ جو عائد ہوا	461,950
.4	کل گاڑیاں جو بند کی گئیں	253

اس کے علاوہ ٹریفک کی آگاہی کے لئے بینرز آویزاں کئے گئے ہیں اور دھواں اور شور کے اخراج سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی نقصانات سے آگاہی کے لئے ڈرائیورز اور عوام الناس میں ماحولیاتی شعور اجاگر کرنے کے لئے پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا نے ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پر کام کرتے ہوئے 2016 میں صنعتی سروے کئے اور Punjab Environmental Protection Act 1997 کے تحت فضائی آلودگی کرنے والے صنعتی یونٹس کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی کی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اب

تک 53 تحفظ ماحول آرڈرز EPO جاری ہو چکے ہیں اور محکمانہ ہدایات کے نتیجہ میں تقریباً 207 نے آلودگی کنڑول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے 96 یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹسز جاری کئے ہیں۔

(د) محکمہ تحفظ ماحول نے 2016 میں لاہور شہر کی فضائی آلودگی کا جائزہ لیا ہے اس کے مطابق کم سے کم SPM کا لیول 61.8ug/m3 اور زیادہ سے زیادہ 270.6ug/m3 ہے۔ لاہور کا موسم معتدل رہنے کی وجہ سے SPM لیول بھی معتدل رہتا ہے۔ فضائی آلودگی زیادہ ہونے کی وجہ بڑھتی ہوئی ٹریفک جاری ترقیاتی منصوبہ جات اور صنعتوں سے خارج ہونے والا دھواں ہے۔

(ہ) تفصیل جواب (ب اور ج) میں بیان کر دی گئی ہے۔

بہاولپور میں محکمہ تحفظ ماحول کے افسران اور آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8798: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور محکمہ تحفظ ماحول کے کس کس عہدہ پر افسران و اہلکار تعینات ہیں سال 2016 یکم جنوری سے 31۔دسمبر تک محکمہ نے آلودگی (مختلف قسم) کے خاتمہ یا کمی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے؟

(ب) دریائے ستلج میں بہاولپور شہر کا سیوریج ڈالا جارہا ہے نیز اسی طرح بندرہ مائنز، جس میں محکمہ نہر کا پانی چلتا ہے ہر وقت سیوریج کے گندے پانی (اور سیوریج) سے بھرا رہتا ہے محکمہ کب تک یہ غیر قانونی کام بند کروائے گا؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) دفتر ہذا کی کل تعداد افسران و اہلکار 13 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ البتہ یکم جنوری 2016 سے 31۔دسمبر 2016 تک محکمہ ہذا نے آلودگی کے خاتمہ یا کمی کے لئے ماحولیاتی قوانین کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

(1) Polythene Bag Ordinance کے تحت:

دکانات چیک کی گئیں = 541 چالان عدالت میں جمع کروائے گئے = 295 جرمانہ لگوایا گیا = 158,000 روپے

غیر معیاری شاپر قبضہ میں کئے گئے=162 کلو گرام

(2) کارروائی بر خلاف دھواں چھوڑتی گاڑیاں ہمراہ ٹریفک پولیس

ٹوٹل گاڑیاں چیک کی گئیں= 1685 ٹوٹل چالان=855 ٹوٹل بند کی گئیں گاڑیاں= 36

کل جرمانہ۔/282000 روپے

(3) کارروائی بر خلاف مختلف فیکٹریز

کل یونٹس چیک=101 بند کئے گئے یونٹ=15 چالان ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالت میں جمع کروائے گئے=16

(4) مہم بر خلاف ڈینگی کی گئی۔

(5) کیسز IEE/EIA کے تحت بھیجے گئے= 51

(ب) بہاولپور شہر کا سیوریج کا پانی ستلج دریا کی طرف جانے سے پہلے بلدیہ کے زیر کنٹرول بارہ عدد Settling Ponds بنائے گئے ہیں جس میں قدرتی طریقے سے سیوریج کے پانی کی ٹریٹمنٹ ہوتی ہے۔ اس کے بعد پانی آگے جاتا ہے۔ جبکہ بندرہ مائنز میں کسی فیکٹری کا کوئی پانی نہیں جاتا اور نہ ہی ٹی ایم اے کی سیوریج لائن اس میں ہے۔ البتہ کچھ پرائیویٹ گھروں نے اپنے پائپ اس میں ڈالے ہوئے ہیں۔

راولپنڈی میں ماحولیاتی آلودگی کا سبب بننے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*8906: **جناب آصف محمود**: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں ماحولیاتی آلودگی کی وجہ بننے والی فیکٹریوں اور صنعتوں کے خلاف حکومت نے گزشتہ چار سالوں میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے ساتھ وابستہ کتنی اور کون سی این جی اوز راولپنڈی کے لئے کام کر رہی ہیں اور ان کا کردار کیا ہے؟

(ج) راولپنڈی میں 17-2016 میں بننے والے سموگ کے مسئلہ کو روکنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) راولپنڈی میں Air Quality Index کیا ہے کیا یہ مقامی لوگوں کے لئے مناسب ہے؟

(ہ) کیا راولپنڈی کا ماحول National Environment Quality Standard (NEQs) کے مطابق مناسب ہے نیز اس ضلع میں انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کی تعداد کتنی ہے ان کے Designation اور ذمہ داری کیا ہے، ایوان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کے ضلعی دفتر راولپنڈی نے گزشتہ چار سالوں میں ماحولیاتی آلودگی کی وجہ بننے والی فیکٹریوں اور صنعتوں کے خلاف درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

i. گرد وغبار اور شور پھیلانے والے 31 عدد ماربل کٹرز کے خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی۔ سات یونٹوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ راولپنڈی کی عدالت میں دائر کئے گئے جہاں یہ زیر سماعت ہیں۔

ii. گرد وغبار اور شور پھیلانے والے 53 عدد سٹون کریشر یونٹ واقع تحصیل ٹیکسلا کے خلاف مذکورہ ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی۔ ان میں سے 32 یونٹ جو کہ مارگلہ ہلز کے بفر زون میں واقع ہیں محکمانہ کارروائی کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔

مزید برآں 32 عدد Limestone Mining Holders واقع مارگلہ ہلز ٹیکسلا کے خلاف غیر قانونی اور بغیر اجازت کے Mining/ Crushing سرگرمیاں کرنے پر تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی جس کے نتیجہ میں ان سٹون کریشرز اور مائننگ یونٹس نے کام بند کر دیا۔ ان احکامات کی وجہ سے 45 عدد Limestone Mining Lease Holders نے محکمہ ہذا سے این او سی لینے کے لئے درخواستیں جمع کروادی ہیں جو کہ زیر غور ہیں۔

iii. ضلع راولپنڈی میں فضائی آلودگی کا سبب بننے والے اٹھارہ عدد اینٹوں کے بھٹوں (Brick Kilns) کے مالکان کو مذکورہ ماحولیاتی ایکٹ کے تحت نوٹس جاری کئے گئے ہیں نیز فضائی آلودگی پیدا کرنے والے دو غیر قانونی Pyrolysis Plants واقع تحصیل ٹیکسلا کو سیل کیا گیا۔

iv. ماحولیاتی آلودگی کی وجہ بننے والی تین فیکٹریوں Feed Baba Lubricants, SB Bread Factory Continental,Mills کے خلاف مذکورہ ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی جاری ہے۔

v. مزید برآں ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لئے عوام الناس میں شعور پیدا کرنے کے لئے گزشتہ سالوں میں لیکچرز، آگاہی واکس کا اہتمام اور ماحولیاتی آگاہی بروشیرز شہریوں میں تقسیم کئے گئے۔

(ب) ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کا ضلعی دفتر راولپنڈی اپنے طور پر ایک مقامی این جی او National Cleaner Production Centre کے ساتھ مل کر ماحولیاتی موضوعات پر مختلف تقریبات کا انعقاد کرنے میں حصہ لیتا رہتا ہے ابھی حال ہی میں 26۔مارچ 2017 کو راولپنڈی نیشنل پارک (ایوب پارک) میں ماحولیاتی میلہ کی تقریب منعقد کی گئی جس کا بنیادی مقصد عوام الناس میں Waste Recycling کے بارے میں شعور پیدا کرنا تھا۔ اس موقع پر مختلف تعلیمی اداروں نے اسٹال لگائے۔

(ج) راولپنڈی میں 17-2016 میں سموگ کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا تاہم احتیاطی طور پر دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس راولپنڈی کے تعاون سے ایک خصوصی مہم چلائی گی۔

(د) Air Quality Index معلوم کرنے کے لئے ہوا میں موجود گرد و غبار اور مختلف گیسوں کی پیمائش کی جاتی ہے جس کے لئے EPA پنجاب لاہور نے متعلقہ آلات خرید کئے ہیں۔ جو نہی یہ آلات میسر ہوں گے تو راولپنڈی شہر میں فضائی آلودگی کی پیمائش شروع کی جائے گی۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب میں ماحولیاتی آلودگی کی پیمائش Environment Punjab Quality Standard (PEQS) کے مطابق کی جاتی ہے۔ ادارہ ہذا کی ریجنل لیبارٹری راولپنڈی تشکیل نو کے مراحل میں ہے جو نہی یہ لیبارٹری فنکشنل ہو گی تو PEQS کے مطابق ماحول کی پیمائش شروع کر دی جائے گی جس سے یہ معلوم ہو گا کہ راولپنڈی شہر کا ماحول PEQS کے کس حد تک مناسب ہے۔ ضلع راولپنڈی میں ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کا ایک فیلڈ آفس اور دوسرا لیبارٹری موجود ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

قصور میں فضائی آلودگی اور اس کی روک تھام کے لئے

منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

1715: محترمہ فرزانہ بٹ: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے سال 15۔2014اور16۔2015میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی الگ الگ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے نیز مقررہ حد سے کتنا زیادہ ہے اور زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں اس کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے جن جن منصوبہ جات پر عمل کیا جارہا ہے ان کی تکمیل کی مدت کتنی ہے اوران منصوبہ جات پر اب تک کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے سال 15-2014اور16-2015 میں کوئی منصوبہ علیٰحدہ سے نہ بنایا گیا ہے۔

(ب) پنجاب کی سطح پر بنائے گئے منصوبے میں ایک مانیٹرنگ سٹیشن خرید لیا گیا ہے جبکہ مزید پانچ مانیٹرنگ سٹیشن خریدے جارہے ہیں۔اس منصوبہ کا نام Quality Establishment of Air Monitoring Station in Punjab ہے۔ اس منصوبہ کے تحت پنجاب میں قصور سمیت فضائی آلودگی کی پیمائش کی جائے گی۔

(ج) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے کوئی منصوبہ علیٰحدہ سے نہ بنایا گیا ہے۔

گجرات: فضائی، آبی اور دیگر آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

1718: محترمہ فرزانہ بٹ: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنی اور کون کون سی فیکٹریاں آبی فضائی اور دیگر آلودگی کا باعث بن رہی ہیں؟

(ب) یکم جنوری2014سے آج تک کس کس فیکٹری /کارخانہ کے خلاف آلودگی میں اضافہ کرنے کی بناء پر کارروائی کی ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فیکٹری وار بتائیں؟

(ج) کون کون سی فیکٹری کو محکمہ نے مشینری آلودگی کے خاتمہ کے لئے ایڈوائس کی؟

(د) محکمہ، آلودگی کا باعث بننے والی ان فیکٹریوں کو کب تک بند کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ گجرات کا کل رقبہ 72 ایکڑ ہے جس میں 246 فیکٹریاں ہیں جن میں مٹی کے برتن بنانے کی انڈسٹری، پنکھوں کی چھوٹی بڑی فیکٹریاں، رائس مل، تھرموپور، پیکجز وغیرہ ہیں جو کہ آبی، فضائی اور دیگر آلودگی کا باعث بن رہی ہیں۔

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک گیارہ فیکٹریوں کو آلودگی پھیلانے پر بند کیا گیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے اور باقاعدگی کے ساتھ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کا سروے کیا جارہا ہے۔

(ج) محکمہ نے رائس مل کو ڈسٹ کلیکٹر اور فین انڈسٹری، گرائنڈنگ یونٹس کو Air pollution abatement equipment لگانے کی ہدایت کی ہے۔

(د) انوائرنمنٹ ٹربیونل میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے کیس زیر سماعت ہیں۔

فیصل آباد: مدوآنہ ڈرین سمندری سے متعلقہ تفصیلات

1767: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مدوآنہ (Maduana) ڈرین، سمندری، فیصل آباد میں ویسٹ واٹر ڈسپوزل اور اسے آلودہ کرنے والی فیکٹریوں کے بارے میں پنجاب اسمبلی میں متفقہ قرارداد منظور کی گئی؟

(ب) آلودگی کے باعث جان لیوا بیماریوں میں مبتلا لاکھوں لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مسئلہ پر وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اگر ہاں تو اس کمیٹی کے کون کون سے اراکین ہیں پچھلے تین سالوں میں اس کے کتنے اجلاس منعقد ہوئے اس کی کیا سفارشات تھیں اور اس نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) مدوآنہ ڈرین پر 144 صنعتی ادارے موجود ہیں محکمہ کی طرف سے 144 یونٹس کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری ہونے کے بعد یونٹس کے کیس انوائرنمنٹل ٹربیونل میں بھجوائے گئے۔ جہاں پر ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ واٹر اینڈ سینٹیشن ایجنسی (WASA) نے مدوآنہ سمندری ڈرین پر ترکی کے تعاون سے ایک ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی ابتدائی رپورٹ تیار کی ہے جس کی حالیہ دنوں میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے منظوری دے دی ہے۔ اس حوالے سے کام جاری ہے۔

(ج) جی ہاں! اس حوالے سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کے اراکین کی تعداد سات ہے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ کمیٹی نے واسا کو ہدایت کی ہے کہ وہ ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرے اس سلسلے میں واسا نے ابتدائی رپورٹ بنالی ہے اور واسا حکام کے مطابق ان کا ترک کمپنی سے معاہدہ زیر غور ہے اور اس پر جلد کام شروع ہو جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

مصطفیٰ ٹاؤن، وحدت روڈ اور علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

میں اسفالٹ پلانٹ کے قیام سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مصطفیٰ ٹاؤن اور وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن ایک thick populated علاقہ ہے۔ اس پر پچھلے کئی سالوں سے asphalt plant لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے ایک ڈیڑھ کلو میٹر کے علاقے میں لوگوں کی زندگیاں اجیرن ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ منسٹر صاحبہ! قائد حزب اختلاف جو بات کر رہے ہیں وہ سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس کے دوران بھی یہ point out کیا تھا اس کے بعد صرف ایک دفعہ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ایک انسپکٹر لیول کے صاحب نے وہاں میرے آفس آ کر کہا کہ کیا problem ہے۔ ہم ایک سال تو خاموش رہے کہ اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے چلیں اس کے پلرز اور باقی سارا کنکریٹ کا کام تھا تو ہم نے لوگوں سے کہا کہ یہ urgent کام ہے اور حکومت کی priorities میں ہے آپ اسے تھوڑی دیر چلنے دیں اور جب یہ کنکریٹ کا کام ختم ہو جائے گا تو یہ یہاں سے اٹھا لیں گے لیکن اب وہ کنکریٹ کا کام ختم ہو چکا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ وحدت روڈ اور اس کے سامنے علامہ اقبال ٹاؤن کی پوری آبادی، مصطفیٰ ٹاؤن کی پوری آبادی اور یونیورسٹی کیمپس کے تمام گھروں کے اندر روزانہ دو دو دفعہ صفائی کے باوجود اتنا اتنا گرد اور اس کا پاؤڈر جمع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل سر راہ چلتے ہوئے منسٹر صاحبہ سے گزارش بھی کی تھی کہ خدا کے لئے اس ڈیپارٹمنٹ کو active کریں اور وہاں پر کوئی کارروائی کریں۔ اب اس asphalt plant سے premix بنا کر مختلف سڑکیں بنائی جا رہی ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ وہ آبادی سے دس کلو میٹر دور اپنا پلانٹ لے جائیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! کل ہم راستے میں آ رہے تھے تو۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، .Order in the House جی، وزیر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میرے بھائی صاحب سے میری بات بھی ہوئی تھی اور میں نے یہ کہا تھا کہ ہم اس کا action لیں گے آپ آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر we will satisfy on this issue اور جہاں ہماری کوئی کمی ہے ہم اسے پورا کریں گے۔ کل قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی تھی yesterday Although it was settled with you لیکن آج آپ نے ایوان میں بات کر دی تو یہ بھی ٹھیک ہے to look into it but we are going جیسے میں نے کل آپ سے کہا تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ سوموار کو یہاں میٹنگ رکھ لیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! بالکل سوموار کو میٹنگ رکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ سوموار کو پہلے ٹائم 11.00 بجے یہاں میٹنگ رکھ لیں۔ قائد حزب اختلاف بھی یہاں تشریف فرما ہوں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میٹنگ رکھ لیں لیکن ڈیپارٹمنٹ کا کوئی فرد موجود ہو تا کہ discussion کے نتیجے میں اس کا کوئی conclusion تو نکلے اس کا کوئی نتیجہ نکلے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ میٹنگ میں سیکرٹری ہوں گے۔ آپ سے سیکرٹری سے نیچے کوئی بات نہیں کرے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میٹنگ رکھ لیں ادھر بیٹھ کر اس پر بات کرتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! سیکرٹری بھی ہوں گے اور میں خود بھی ساتھ ہوں گی۔ I will myself be with the Secretary but آج وہ absent ہیں کیونکہ وہ ورلڈ بنک کے ساتھ میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8798 تھا۔

جناب سپیکر: یہ dispose of ہو چکا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ تو pending کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا سوال وقفہ سوالات تک pending کیا تھا لیکن ٹائم ختم ہو گیا ہے I am sorry for that, thank you.

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں خیریت تو ہے؟

ننکانہ صاحب میں بننے والی بابا گرونانک انٹر نیشنل یونیورسٹی کو مریدکے میں شفٹ نہ کرنے کا مطالبہ

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! جی، ننکانہ صاحب میں گرونانک صاحب کا جنم ہوا اس کے ماننے والی سکھ کمیونٹی پوری دنیا میں موجود ہے۔ آج سے بارہ سال قبل انگلینڈ اور امریکہ کی سکھ کمیونٹی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ہمارے پاس گردوارہ صاحب کی 750 مربع زمین موجود ہے وہاں پر ہم بابا گرونانک انٹر نیشنل یونیورسٹی بنانا چاہتے ہیں اس کے لئے جتنا بھی فنڈ چاہئے ہو گا ہم لوگ اکٹھا کر کے دیں گے لیکن حکومت یونیورسٹی بنائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سن رہے ہیں؟ آپ نے ان کے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دینا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جی۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! پریت پال سنگھ اور گنگا سنگھ کے کہنے پر حکومت نے یہ بات مان لی اور اس کا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ننکانہ میں 2500 ایکڑ پر محیط بابا گرونانک انٹر نیشنل یونیورسٹی بنائیں گے اس کے لئے کیمپ آفس ننکانہ صاحب میں بن گیا اور وہاں پر کام شروع ہو گیا اور کرنل اظہار الحق صاحب کی ڈیوٹی لگی کہ وہ وہاں جا کر ساری چیزوں کو manage کریں۔ یونیورسٹی کے لئے کام ہو تا رہا اور ہمارا پورا علاقہ خوش تھا کہ اس علاقے کے اندر بھی ایک یونیورسٹی بن جائے گی چونکہ sources موجود ہیں اور حکومت کو پیسا خرچ کرنے کی ضرورت بھی نہیں لیکن ہماری بد قسمتی کہ ہمارے ہی دور کے اندر متروکہ وقف املاک کے چیئرمین صدیق الفاروق کی وکلاء کمیونٹی کے ساتھ ان بن ہو گئی

جسے base بنا کر بابا گرونانک یونیورسٹی جو ننکانہ صاحب میں بننا تھی پتا نہیں کس مفاد کے اندر اسے مرید کے میں shift کر دیا اور مورخہ 12-06-2017 کو اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا کہ یونیورسٹی ننکانہ صاحب کی بجائے مرید کے میں بنے گی۔

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت سے استدعا کرتا ہوں کہ یہ ننکانہ صاحب کے لوگوں کا استحقاق ہے، یہ سکھوں کا استحقاق ہے جو امن کے ساتھ رہتے ہیں اور جنہوں نے ہمیشہ ننکانہ صاحب میں امن کا پیغام دیا ہے۔ ہم ان کے ممنون ہیں۔ اس یونیورسٹی سے ہمارا شہر اور ہمارا علاقہ آباد ہو گا لہٰذا پنجاب اسمبلی کے توسط سے میرا یہ پیغام حکومت، میاں صاحبان اور سب تک پہنچایا جائے کہ میرے ضلع ننکانہ صاحب کے ساتھ یہ زیادتی نہ کی جائے۔ بابا گرونانک کا نام استعمال کر کے یہ یونیورسٹی کسی دوسرے شہر میں نہ بنائی جائے بلکہ ننکانہ میں بنائی جائے جس سے تمام دنیا کے اندر تمام سکھوں کے اندر خوشی کی لہر دوڑ جائے گی کہ جہاں ہمارے بڑے بزرگ بابا گرونانک پیدا ہوئے تھے وہیں پر یونیورسٹی بن رہی ہے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور میں متعلقہ محکموں سے گزارش کروں گا کہ ہماری بات کو سنا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں support کرتا ہوں انہوں نے بڑی genuine بات کی ہے کہ اگر ایک کمیونٹی اڑھائی ہزار ایکڑ زمین دینے کو تیار ہے اور اس کی تمام funding بھی دینے کو تیار ہے تو اسے کوئی چھوٹا موٹا excuse بنا کر وہاں سے یونیورسٹی shift کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں بالکل support کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ تمام ایم پی ایز support کریں گے کہ اگر وہاں سکھ کمیونٹی اپنے وسائل سے ایک یونیورسٹی تعمیر کرنا چاہتی ہے جس کا ultimate فائدہ اس علاقے کے لوگوں کو ہو گا لہٰذا اس کا serious notice لیا جانا چاہئے کہ یہ مرید کے میں کیسے چلی گئی اور کس کی سفارش پر گئی؟ اسے ختم ہونا چاہئے اور جو original plan تھا اس کے مطابق وہاں پر کام مکمل ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ متفقہ طور پر ایوان کی رائے آجائے اور اسے عملی طور پر وہاں پر بنایا جانا بھی چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق بھی ضلع ننکانہ صاحب سے ہے اس لئے میں بھی گزارش کروں گا کہ پورے ضلع کی demand ہے اور فیصلہ بھی یہی ہوا تھا کہ وہاں پر یونیورسٹی بنی ہے جگہ کا issue تھا لیکن میرے خیال میں یہ issue بھی take up کیا گیا تھا اور اگر کوئی ہے بھی تو اسے حل کرنا چاہئے۔ ہمارا backward area ہے وہاں پر یونیورسٹی بننا بہت ضروری ہے پھر گرونانک کی وجہ سے وہ تاریخی مقام ہے اور پوری دنیا سے سکھ یاتری یہاں تشریف لاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس بابت ایک کمیٹی بنا دیں یا جو بھی procedure adopt کرنا چاہتے ہیں وہ کریں لیکن ننکانہ صاحب میں یہ یونیورسٹی بنائی جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں آپ بے شک مریدکے میں کوئی اور یونیورسٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، طاہر خلیل سندھو!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہاں پر معزز ممبر جناب جمیل حسن خان نے جو چیز point out کی ہے میں hundred percent اس کی support کرتا ہوں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ یونیورسٹی وہیں ننکانہ صاحب میں بنے گی۔

It's not only an issue regarding the university; it is also an issue of the minorities.

جناب سپیکر! اس یونیورسٹی کے بننے سے پوری دنیا میں پاکستان کی نیک نامی ہو گی۔ ہم نے گنگا پور گاؤں کو گنگارام کی وجہ سے مثالی گاؤں قرار دیا ہے، ہم نے بھگت سنگھ کے گاؤں کو مثالی گاؤں قرار دیا ہے، ہم نے ارفع کریم کے گاؤں کو مثالی گاؤں قرار دیا گیا ہے اور وہاں پر کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب جمیل حسن خان اور پورے ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ as soon as possible جونہی وزیر اعلیٰ آتے ہیں تو میں انہیں آپ کی بات convey کروں گا۔ میں آپ کو حکومت کی طرف سے hundred percent یقین دہانی کرواتا ہوں کہ یہ یونیورسٹی ننکانہ صاحب میں ہی بنے گی۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک انتہائی اہمیت کے حامل مسئلے کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان میں وینٹی لیٹرز
خراب ہونے کی وجہ سے متعدد مریض جاں بحق

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ملتان نشتر ہسپتال اور کالج کو صوبائی حکومت نے نشتر میڈیکل یونیورسٹی بنا دیا ہے۔ نشتر ہسپتال میں بلوچستان، خیبر پختونخوا اور ساؤتھ پنجاب کے لوگ اپنے علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں۔ میں اس ہسپتال میں 26/27 اور 28 اگست تین دن خود موجود رہا ہوں۔ اس ہسپتال کا آئی سی یو صرف 38 بیڈز پر مشتمل ہے جن میں سے دس بیڈز کے وینٹی لیٹرز خراب ہیں اور وہ کام نہیں کر رہے۔ میں نے ایم ایس سے پوچھا کہ یہ وینٹی لیٹرز کیوں کام نہیں کر رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے یہ وینٹی لیٹرز درست نہیں کروائے جا سکے۔

جناب سپیکر! میں بہت اہم بات عرض کر رہا ہوں لہٰذا آپ کی وساطت سے خلیل طاہر سندھو سے کہوں گا کہ وہ اس کو غور سے سُنیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ کہیں اور مصروف ہیں۔ میں اس ہسپتال میں تین دن رہا ہوں اور ان تین دنوں میں تقریباً چودہ اموات میرے سامنے ہوئی ہیں اور ان سب کے لواحقین کی طرف سے یہی کہا گیا کہ انہیں وینٹی لیٹر مہیا نہیں کیا گیا۔ میں نے نشتر میڈیکل یونیورسٹی کے

وائس چانسلر جناب مصطفیٰ کمال پاشا سے بھی اس حوالے سے بات کی تھی۔ ان کی طرف سے بھی مجھے یہی جواب ملا کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے وینٹی لیٹرز کی repair نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو باتوں میں نہ لگائیں۔ انہیں سردار شہاب الدین خان کی بات سُننے دیں کیونکہ انہوں نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کا ایک ایک لفظ سُنا ہے اور مجھے یاد بھی ہو گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ 26/27 اور 28۔ اگست یعنی ان تین دنوں میں 14۔ اموات میرے سامنے ہوئی ہیں اور میں ان لوگوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! مختصر بات کریں۔ آپ پہلے فنڈز مہیا نہ ہونے کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: کیا میں صرف آپ ہی کی بات سُنتا رہوں کسی اور کی بات نہ سُنوں؟ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر تو نہیں ہو سکتی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں تو ان مرنے والے لوگوں کے نام بتا رہا ہوں کہ غلام مصطفیٰ ولد فیض محمد، اعجاز حسین شاہ ولد غلام محمد شاہ یہ دو اموات میرے سامنے وینٹی لیٹر موجود نہ ہونے کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ ان لوگوں نے میرے سامنے دم توڑا ہے۔ اگر میٹرو، اورنج لائن ٹرین یا کسی اور منصوبے کے لئے حکمرانوں کو فنڈز کی ضرورت ہو تو فوراً hundred percent funding ہو جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ نشتر ہسپتال کی بات کر رہے تھے اور اب آپ اپنی بات کو کہاں سے کہاں لے گئے ہیں۔ یہ طریق کار مناسب نہیں۔ منسٹر صاحب! سردار شہاب الدین خان کہہ رہے ہیں کہ نشتر ہسپتال میں فنڈز کی کمی ہے تو آپ اس کے لئے funding کروائیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ ایک اہم issue ہے۔ اس ہسپتال سے صرف ساؤتھ پنجاب کے عوام مستفید نہیں ہوتے بلکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے لوگ بھی یہاں پر اپنے علاج کے لئے آتے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ ruling دیں کہ اس حوالے سے سیکرٹری صحت فوری طور پر ایک میٹنگ convene کریں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ruling کس بات کی؟ ابھی منسٹر صاحب آپ کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ آپ کوئی چیز تحریری شکل میں لائیں گے تو پھر میں اس پر ruling دوں گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سردار شہاب الدین خان نے جو بات کی ہے وہ میں نے اپنے کانوں سے سُنی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ میں ان کی بات آنکھوں سے سُنوں۔ مجھے علم نہیں کہ شہاب الدین خان نشتر ہسپتال ملتان میں تین دن کیا کرتے رہے ہیں؟ انہوں نے یہ گلا بھی کیا ہے کہ وہاں پر کوئی نیا ہسپتال نہیں بنا۔ پانچ سال سید یوسف رضا گیلانی وزیر اعظم رہے، ان کی اپنی حکومت تھی تو اس وقت انہوں نے وہاں پر کوئی نیا ہسپتال کیوں نہیں بنوایا؟

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے It is a very serious concern. اگر سردار شہاب الدین خان اس بات کو لکھ کر دے دیں تو مناسب ہو گا۔ This is not according to rules. اگر معزز ممبر اس کو تحریک التوائے کار کی شکل میں تحریری طور پر دے دیں تو ہم اس کا جواب منگوا لیں گے۔ نشتر میڈیکل کالج یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور ایم ایس نشتر ہسپتال معزز ممبر سے جو باتیں کرتے رہے ہیں کہ ہمارے پاس وینٹی لیٹرز کی repair کے لئے فنڈز نہیں ہیں تو ان سے بھی پوچھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تجویز کروں گا کہ آپ وزیر صحت، سیکرٹری محکمہ صحت، ایم ایس نشتر ہسپتال ملتان اور وائس چانسلر نشتر میڈیکل کالج یونیورسٹی کو اپنے پاس بُلوا کر ان سے اس حوالے سے میٹنگ کریں۔ It's not a matter of only one person, it is a matter of the community. نشتر ہسپتال نہ صرف ملتان بلکہ ارد گرد کے علاقوں کے بہت سے لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں مہیا کرتا ہے۔ ہم اس معاملے کو politicize نہیں کرنا چاہتے بلکہ ہم اس مسئلے کو حل کروانا

چاہتے ہیں اور اگر اس حوالے سے کوئی کوتاہی پائی گئی تو اس کا stern and serious action لیا جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں اب توجہ دلاؤ نوٹس لینے لگا تھا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے صرف چھوٹی سی لیکن بڑی اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کر لیں۔

حلقہ پی پی-180 قصور میں نہروں کے شیڈول میں تبدیلی سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کو بھی معلوم ہو گا کہ نہری پانی کسانوں اور زمینداروں کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے، خصوصی طور پر ان اضلاع میں کہ جہاں پر چھ ماہ کے لئے نہریں چلتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ذمہ داری کے ساتھ باور کروا سکتا ہوں، ثبوت دے سکتا ہوں کہ میرے حلقہ اور اوپر والی ساری belt میں بارڈر کے ساتھ ساتھ چھ ماہ کے لئے نہریں چلتی ہیں۔ پانی کی سپلائی کے لئے سال کے شروع میں جو schedule predetermine ہوتا ہے اس کی کھلے عام خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ دو ہفتے کی بندی کے بعد اگلے ہفتے جب پانی آنا تھا تو پھر سے schedule change کر کے تین تین ہفتے کی بندی لگائی گئی ہے۔ یہ عمل پچھلے تین مہینوں سے ہو رہا ہے۔ چونکہ اجلاس نہیں ہوا اس لئے یہ بات point out نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ اس بارے میں ruling دیں، حکم صادر کریں کہ متعلقہ سیکرٹری، چیف انجینئر یا جو بھی اس سے متعلقہ افسران ہیں وہ بیٹھ کر اس معاملے کو ٹھیک کریں۔ مجھے یقین ہے کہ باقی اضلاع میں بھی یہی مسائل درپیش ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں اس میٹنگ میں آپ کے سامنے یہ ثابت کروں گا کہ جو schedule دیا گیا ہے اس کے علاوہ بندی کی جاتی ہے اور تین تین ہفتے یا almost پورا مہینہ نہریں بند ہوتی ہیں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس کا جلد از جلد سدّباب کیا جائے۔

جناب سپیکر: سردار وقاص حسن موکل! یہ ایک technical بات ہے۔ میں متعلقہ ایس ای کو سوموار والے دن اپنے پاس بُلواؤں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ریکارڈ لے کر آجاتا ہوں آپ سوموار کو سیکرٹری آبپاشی کو بلا لیں۔

جناب سپیکر: ایس ای، چیف انجینئر اور سیکرٹری آبپاشی کو 11:00 بجے سوموار کو میرے چیمبر میں بُلائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جیسے وزیر اعظم ملک سے باہر جاتے ہیں تو اُن کی جگہ پر کسی کو وزیر اعظم نامزد کیا جاتا ہے تو اس وقت صوبہ پنجاب کے نامزد وزیر اعلیٰ کون ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اعلیٰ صاحب اپنے دفتر میں تشریف رکھتے ہیں، آپ جا کر پتا کر لیں۔ یہ کوئی point of order نہیں ہے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد سبطین خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب چودھری عبدالرزاق ڈھلوں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، ڈھلوں صاحب!

نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب عبدالرزاق ڈھلوں: بسم اللہ الرحمٰن لرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No. 3158 asked by Mr. Shahzad Munshi, PMA (NM-369)
2. Starred Question No. 3620 asked by Dr. Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب نے نہیں کر دیا ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Question No. 3158 asked by Mr. Shahzad Munshi, PMA (NM-369)
2. Starred Question No. 3620 asked by Dr. Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کر دی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Question No. 3158 asked by Mr. Shahzad Munshi, PMA (NM-369)
2. Starred Question No. 3620 asked by Dr. Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب ظفر اقبال مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ظفر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Animal Slaughter Control (Amended) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Animal Slaughter Control (Amended) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کر دی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Animal Slaughter Control (Amended) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 7/2017 ملک مظہر عباس راں کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 8/2017 قاضی احمد سعید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 608 محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔۔۔ نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 612 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔ جی، محترمہ!

محکمہ مواصلات و تعمیرات کی وجہ سے میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 19۔ جون 2017 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ مواصلات و تعمیرات کی سست روی اور غفلت کے باعث میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور کی تعمیر تاحال مکمل نہیں ہو سکی۔ جس کی وجہ سے سرکاری خزانے کو کروڑوں روپے کے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں۔ سرجیکل ٹاور کی تعمیر کا کام 2006 میں شروع کیا گیا۔ اس وقت اس پراجیکٹ کے لئے 48 کروڑ مختص کئے گئے تھے لیکن کام کی رفتار سست ہونے اور مقررہ وقت پر ٹاور کی تکمیل نہ ہونے کے باعث یہ بجٹ بڑھ کر 98 کروڑ تک پہنچ گیا۔ کام کی رفتار سست ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 2014-15 میں اس پراجیکٹ کے لئے 30 کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی لیکن متعلقہ ٹھیکیدار کی طرف سے گزشتہ تین ماہ کے دوران ڈیڑھ کروڑ کا بجٹ استعمال کیا گیا ہے جو کہ اس بجٹ کا 6 فیصد بنتا ہے۔ محکمہ کے رولز کے مطابق ہر ماہ کم از کم 8 فیصد بجٹ خرچ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح جولائی سے ستمبر

تک 24 فیصد بجٹ استعمال کرنا ضروری تھا۔ اس پراجیکٹ کو کام کے حوالے سے مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے حصے میں مین بلڈنگ شامل تھی جس پر کام کا آغاز 2006 میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ بلڈنگ تو تعمیر ہو گئی ہے لیکن اس کی تزئین و آرائش کا کام ابھی ادھورا ہے۔ اسی طرح دوسرے گروپس میں لفٹس کی تنصیب الیکٹرک سب سٹیشن، سی سی ٹی وی کیمرے، فائر الارم، فائر فائٹنگ سسٹم، ٹیوب ویل کی تنصیب وغیرہ میں سے بعض کام ابھی جاری ہیں۔ واضح رہے کہ میو ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر پر اب تک 69 کروڑ سے زائد کی رقم خرچ ہو چکی ہے اور اس کا بجٹ ایک ارب سے تجاوز کر چکا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 614/17 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ!

ننکانہ صاحب میں مضر صحت گھی اور آئل کی سرعام فروخت

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 15- جون 2017 کی خبر کے مطابق ننکانہ صاحب میں مضر صحت قرار دیئے جانے والے گھی اور کوکنگ آئل کی فروخت سرعام جاری ہے۔ لوگ پیٹ اور معدہ سمیت دیگر بیماریوں کا شکار ہونا شروع ہو گئے جبکہ ضلعی انتظامیہ مکمل طور پر بے بس ہو گئی ہے۔ PCSIR کے تجربے میں فیل اور مضر صحت قرار پانے والے گھی اور کوکنگ آئل کی ضلع بھر میں فروخت کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی طرف سے فیل ہونے والے مضر صحت گھی اور کوکنگ آئل فوری طور پر مارکیٹ سے ہٹانے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی ہدایت کی گئی ہے مگر اس کے باوجود ننکانہ صاحب کی عوام کو مضر صحت گھی اور کوکنگ آئل تھمایا جا رہا ہے۔ ضلعی انتظامیہ بھی مضر صحت گھی اور آئل فروخت کرنے والے دکانداروں کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے میں مصروف ہے اور صرف کاغذی کارروائیاں دکھائی جا رہی ہیں۔ عوام سستی چیز لینے کے چکر میں غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل لے لیتی ہے۔ حکومت کو سختی سے ناقص گھی اور آئل بند

کرنے پر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک لتوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 616/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 625/17 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 626/17 جناب سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 627/17 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

بہاولپور اور ملحقہ علاقوں میں کالے پتھر کے استعمال سے اموات میں اضافہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" کی اشاعت مورخہ 21۔ جون 2017 کی خبر کے مطابق صوبہ پنجاب بہاولپور اور ملحقہ علاقوں میں کالا پتھر جو کہ بالوں کو مستقل ڈائی کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ایک زہر ہے جس کے کھانے سے اموات میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ بہاولپور وکٹوریا ہسپتال میں روزانہ کی بنیاد پر ایسے کیسز رپورٹ کئے جاتے ہیں جو کہ گردوں کے فیل ہونے اور دل کے دورے کے عارضہ جیسے جان لیوا امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے مریض موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سال 2016 میں 703 مریض داخل ہوئے ان میں سے 150 کالا پتھر کھانے سے زندگی ہار گئے۔ ڈاکٹروں نے مطالبہ کیا ہے کہ کالا پتھر جو کہ ایک زہریلا کیمیکل ہے اس کی فروخت پر سخت نظر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ اسے خودکشی اور زہر دینے کے لئے استعمال نہ کیا جا سکے۔ عوامی حلقوں نے بھی اس پر اپنا شدید رد عمل ظاہر کیا ہے کہ کالا پتھر کی فروخت اور استعمال پر قانونی لائحہ عمل بنایا جائے اور پنجاب ڈرگ اتھارٹی کو اس معاملے میں فعال کردار ادا کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ بہت گھمبیر مسئلہ ہے۔ اس کو اگر آپ براہ راست کمیٹی کے سپرد کر دیں گے تو یہ کسی نتیجے تک پہنچ جائے گی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایسے نہیں ہو گا پہلے اس کا جواب آئے گا۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 629/17 میاں محمود الرشید کی ہے۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔ جی، میاں صاحب!

موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور میں اربوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 21- جون 2017 کی خبر کے مطابق موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور میں پاکستان نیوی کے جعلی نیلامی کے کاغذات پر ہزاروں گاڑیوں کی رجسٹریشن کا انکشاف ہوا ہے۔ اس ضمن میں حکومتی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اعلیٰ حکام نے سال 2015 سے اب تک ہزاروں کمرشل گاڑیوں کی جعلی نیلامی کے کاغذات پر رجسٹریشن کر دی ہیں۔ ذرائع کے مطابق موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور میں اربوں روپے کے کرپشن سکینڈل کا انکشاف ہوا ہے۔ موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور کے افسران سے اعلیٰ حکام کی ملی بھگت سے نیوی کے نیلامی کے کاغذات میں جعلسازی کر کے ہزاروں کمرشل گاڑیوں کی رجسٹریشن کی۔ واضح رہے پاک فوج، فضائیہ اور نیوی کو گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن ٹیکس میں تخفیف حاصل ہے۔ جس کا فائدہ موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور کے افسران نے جعلسازی کر کے اٹھایا اور قومی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچایا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور/ قانون و پارلیمانی امور، جناب خلیل طاہر سندھو، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احمد شاہ

کھگہ اور چودھری غلام مرتضیٰ ایم پی ایز ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال کے حوالے سے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال کے حوالے سے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال کے حوالے سے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو صاحب! قرارداد پڑھیں۔

پاکستان نیشنل لیپریسی کنٹرول پروگرام کی بانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کی عظیم خدمات کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جرمن نژاد پاکستانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ڈاکٹر فاؤ 1929 میں جرمنی میں پیدا ہوئیں اور 1960 میں پاکستان منتقل ہو گئیں۔ انہوں نے اپنی زندگی پاکستان میں جذام کے مریضوں کے علاج کے لئے وقف کر دی تھی اور وہ ان مریضوں کو مفت سہولیات فراہم کرتی تھیں۔ ڈاکٹر روتھ فاؤ نیشنل لیپریسی کنٹرول پروگرام پاکستان کی بانی سربراہ تھیں اور ایڈیلیڈ سوسائٹی آف پاکستان کی سربراہ بھی تھیں۔ انہوں نے پاکستان میں جذام کے مرض کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کیا اور ان کی کاوشوں سے 1996 میں پاکستان سے اس مرض کا خاتمہ ہو گیا۔ انسانیت کے لئے عظیم خدمات سرانجام دینے پر مرحومہ کو 1988 میں پاکستانی شہریت دی گئی۔ انہیں ہلال امتیاز، ستارہ قائداعظم، ہلال پاکستان سمیت دیگر اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ اس عظیم انسان دوست شخصیت کا 10۔ اگست 2017 کو 87 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔ دکھی انسانیت کے لئے ان کی بے لوث خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جرمن نژاد پاکستانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ڈاکٹر فاؤ 1929 میں جرمنی میں پیدا ہوئیں اور 1960 میں پاکستان منتقل ہو گئیں۔ انہوں نے اپنی زندگی پاکستان میں جذام کے مریضوں کے علاج کے لئے وقف کر دی تھی اور وہ ان مریضوں کو مفت سہولیات فراہم کرتی تھیں۔ ڈاکٹر روتھ فاؤ نیشنل لیپریسی کنٹرول پروگرام پاکستان کی بانی سربراہ تھیں اور ایڈیلیڈ سوسائٹی آف پاکستان کی سربراہ بھی

تھیں۔ انہوں نے پاکستان میں جذام کے مرض کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کیا اور ان کی کاوشوں سے 1996 میں پاکستان سے اس مرض کا خاتمہ ہو گیا۔ انسانیت کے لئے عظیم خدمات سرانجام دینے پر مرحومہ کو 1988 میں پاکستانی شہریت دی گئی۔ انہیں ہلال امتیاز، ستارہ قائداعظم، ہلال پاکستان سمیت دیگر اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ اس عظیم انسان دوست شخصیت کا 10۔ اگست 2017 کو 87 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔ دکھی انسانیت کے لئے ان کی بے لوث خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جرمن نژاد پاکستانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ڈاکٹر فاؤ 1929 میں جرمنی میں پیدا ہوئیں اور 1960 میں پاکستان منتقل ہو گئیں۔ انہوں نے اپنی زندگی پاکستان میں جذام کے مریضوں کے علاج کے لئے وقف کر دی تھی اور وہ ان مریضوں کو مفت سہولیات فراہم کرتی تھیں۔ ڈاکٹر روتھ فاؤ نیشنل لیپریسی کنٹرول پروگرام پاکستان کی بانی سربراہ تھیں اور ایڈیلیڈ سوسائٹی آف پاکستان کی سربراہ بھی تھیں۔ انہوں نے پاکستان میں جذام کے مرض کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کیا اور ان کی کاوشوں سے 1996 میں پاکستان سے اس مرض کا خاتمہ ہو گیا۔ انسانیت کے لئے عظیم خدمات سرانجام دینے پر مرحومہ کو 1988 میں پاکستانی شہریت دی گئی۔ انہیں ہلال امتیاز، ستارہ قائداعظم، ہلال پاکستان سمیت دیگر اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ اس عظیم انسان دوست شخصیت کا 10۔ اگست 2017 کو 87 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔ دکھی انسانیت کے لئے ان کی بے لوث خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل آپ نے ایوان کے اندر ایک ایسی متنازعہ قرارداد منظور کرائی۔ میری والدہ کی طبیعت خراب تھی۔ میں آدھ گھنٹہ کے لئے دوستوں کو کہہ کر گیا بعد میں پتا چلا کہ یہ سارا کچھ ہو گیا ہے۔ ایک ایسا issue ایک ایسی شخصیت کے بارے میں جو عدالتوں کے اندر رہا ہو اور وہاں سے سزا ہو چکی ہو۔ میں آپ کو Rules of Procedure کا حوالہ دینے لگا ہوں۔ ان rules کی موجودگی میں کسی صورت وہ قرارداد پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں نہیں آ سکتی تھی، نہیں آنی چاہئے تھی اور پاس نہیں ہونی چاہئے تھی۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

میں آپ کے سامنے یہ rule پڑھ دیتا ہوں

117. Raising discussion on matters before Tribunals, Commissions, etc.– A resolution which seeks to raise discussion in respect of a matter pending before any statutory Tribunal or statutory authority performing any judicial or quasi-judicial functions or any Commission or Court of inquiry appointed to enquire into or investigate any matter shall not be permitted to be moved.

میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے۔ اب آپ مجھے بات کر لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! There is a question of law کہ کیا جو قرارداد پیش ہو چکی ہو اور اس کے بعد منظور بھی ہو چکی ہو تو کیا اس پر دوبارہ یہ بحث ہو سکتی ہے یہ کون سا law ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ان کی بات ضرور سنوں گا۔ میں نے رولز آف پروسیجر کا حوالہ دیا ہے جو کہ صفحہ نمبر 78 پر رول نمبر 117 موجود ہے۔ آپ اس پورے ایوان کے custodian ہیں تو these rules and you are bound to run the House according to procedures اگر کوئی بھی matter ان رولز یا پروسیجر سے متصادم ہو تو آپ کو اس قرارداد کو یہاں پر entertain نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بجائے اس کے کہ وہ قرارداد routine میں آتی آپ نے out of turn آناً فاناً وہ قرارداد لی اور rules relax کئے یا out of turn آپ نے یہاں پر قرارداد پیش کی اور pass کروا کے فارغ کر دی۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ تمام پارٹیوں کے لئے یکساں ہیں آپ کے اور ہم سب کے نزدیک یہ کتاب ایک راہنما کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا ہمیں اپنے ایوان کو ان رولز کے مطابق چلانا چاہئے۔ دیکھئے معذرت کے ساتھ میں آپ کی نیت پر شک نہیں کرتا لیکن اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ آپ کا تعلق جس پارٹی سے ہے یا جس پارٹی کے ٹکٹ سے جیت کر آپ ایم پی اے بنے اور اب سپیکر بنے ہیں ان کی favour میں اگر کوئی بات آجائے گی تو آپ اسے رولز کو نظر انداز کر کے ایوان سے pass ہونے دیں گے۔ This is not correct attitude and I am sorry to say کہ یہ قرارداد کسی صورت بھی یہاں پر پیش نہیں ہونی چاہئے تھی اور اس پر discussion نہیں ہونی چاہئے تھی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پہلی بات کہ میاں صاحب رولز کی بات کر رہے ہیں تو rules suspend ہوئے تھے اور جب rules suspend ہو جائیں تو اس کے بعد اس طرح رولز کی بات نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے رول نمبر 234 کے تحت رولز کو suspend کیا ہے، اس کے بعد آپ نے question put کیا اور majority نے اس قرارداد کو منظور کیا حالانکہ انہوں نے کورم بھی پوائنٹ آؤٹ کیا۔ اس کے علاوہ اس قرارداد کو ابھی بھی پڑھ لیں کہ اس میں عدلیہ یا کسی بھی عدالتی فیصلے کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد بھی اگر میاں صاحب اتنے سینئر ترین پارلیمنٹیرین ہونے کے باوجود بھی اعتراض کریں تو یہ کوئی logic بنتی ہے اور نہ ہی یہ کوئی cogent evidence ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ اس قرارداد میں کہیں عدلیہ کا ذکر نہیں ہے۔ وہ subjudice ہیں انہوں نے سپریم کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے۔ سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ آیا ہے جس میں سپریم کورٹ نے انہیں تاحیات disqualify کیا ہے اور ان کی disqualification کے بعد ان پر نیب کے ریفرنسز بھی ہیں اور 19 تاریخ کو سابق پرائم منسٹر اور ان کے بچوں کو بھی طلب کر لیا گیا ہے۔ یہ اب میری بات تحمل سے سنیں۔

جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ کیا ایسی ایمرجنسی تھی کہ آپ کو rules suspend کرنے پڑے، کیا کسی کی جان خطرے میں تھی، کون سے ایسے انہونے واقعات تھے میں آپ کو یہی realize کروانے جا رہا ہوں کہ آپ کو ان رولز کے مطابق ایوان کو چلانا چاہئے تھا؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ rules suspend کر دیئے ہیں لیکن ان رولز کی یہ spirit ہے کہ سپریم کورٹ ایک شخص کو ایک سال مقدمہ سننے کے بعد پاناما کیس کے اندر کرپشن اور concealments of facts کے چار جز میں disqualify کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں ان کو وزارت عظمٰی کا عہدہ چھوڑنا پڑتا ہے اور بعد میں نئے پرائم منسٹر کا انتخاب ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ کے ان فیصلوں کو آپ سڑکوں، چوکوں اور چوراہوں پر جا کر آپ جو مرضی کہیں۔ آپ اپنے جلسوں میں کہیں کہ ہم نہیں مانتے، پانچ ججوں نے گھر بھیج دیا، مجھے کیوں نکالا، یہ ساری باتیں جلسوں کی حد تک ٹھیک ہیں لیکن اس ایوان کے اندر جو بھی بات غیر آئینی، عدلیہ یا عدالت عظمٰی کے خلاف ہو گی وہ ہم یہاں پر نہیں ہونے دیں گے۔ کل جو کچھ ہوا وہ غلط ہوا اور وہ غلط ہے لہذا آئندہ یہ repeat نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں لہذا وہ قرارداد واپس لی جائے کیونکہ یہ بات عدلیہ کی توہین کے ضمن میں آتی ہے اور یہ رولز آف پروسیجر کے بھی خلاف ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گلی گلی میں شور ہے سارا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے ایوان کی اکثریت کا جو فیصلہ ہوتا ہے اس کے مطابق rules کو suspend کرنا پڑتا ہے آپ بھی تو rules suspend کرواتے ہیں لہذا جب rules suspend ہوتے ہیں اس کے بعد جو اکثریت کہتی ہے اس کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"گلی گلی میں شور ہے عمران خان چور ہے،
نواز تیرے جانثار بے شمار اور بھاگو بھاگو شیر آیا"
کی نعرے بازی کی گئی)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 15۔ ستمبر 2017 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔